صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 17 مئی 2024ء بمطابق 08 ذی القعد 1445 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕO حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَآ O اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ O كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ O وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

(ترجمہ): دنیا کی یہ زندگی (جس کے نشے میں مست ہو کر تم ہماری نشانیوں سے غفلت برت رہے ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار، جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں، خوب گھنی ہو گئی، پھر عین اُس وقت جبکہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں اور ان کے مالک یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اُٹھانے پر قادر ہیں، یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آ گیا اور ہم نے اسے ایسا غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔ (تم اِس ناپائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دار السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اُس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave application for today: جناب عبدالکریم خان، اسپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، ایک یوم، جناب احسان اللہ، ایم پی اے، ایک یوم، جناب آفتاب حیدر، ایم پی اے، ایک یوم، جناب احمد کنڈی، ایم پی اے، ایک یوم، جناب فتح الملک، ایم پی اے، ایک یوم، جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب حمید الرحمان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب سردار شاہجہان یوسف، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب افتخار علی مشوانی، ایم پی اے، ایک یوم، ارباب محمد وسیم، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب مولانا لطف الرحمان صاحب، ایم پی اے، چار یوم، 17 تا 20 مئی۔

May the leave be granted by the House?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! ضمنی بجٹ پر بحث کے لئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و ضوابط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ 3 کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں۔ لیڈر آف اپوزیشن بیس منٹ، پارلیمانی لیڈرز دس منٹ، ممبر صاحبان پانچ منٹ، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں اور غیر ضروری بحث سے اجتناب کریں، شکریہ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب، چونکہ پارلیمانی لیڈرز کے پاس بھی وقت ہے تو آپ، میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آج پارلیمانی لیڈرز نہیں تو Avail کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): زیادہ بولوں، اس کا ٹائم میرے کھاتے آجائے گا۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو ہم نہیں بولنے دیں گے ناں تو پھر آپ کہیں گے، آپ بولیں، دل کھول کر بولیں، کوئی ایسی قید و بند نہیں ہے، یہ بھی بڑے آرام سے، تحمل سے سنیں گے، پھر اپنی باری پہ یہ بھی اپنا جواب دے سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اچھی بات ہے، جناب سپیکر، یہ ایک قانونی تقاضا ہے، یہ ضمنی بجٹ والا اور آرٹیکل 124 کے تحت یہ Lay_down ہوا ہے تو آج جناب سپیکر، میں خوش بھی ہوں کہ کم سے کم وہ بات اس

طرف سے نہیں ہوگی کہ یہ ہمارا بجٹ نہیں ہے، کسی اور کا بجٹ ہے یا کوئی غیر آئینی بجٹ ہے، یہ بجٹ بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ کا بجٹ ہے، ضمنی بجٹ ہے تو اس پر آپ نے پہلے بیس منٹ کا کہا، پھر وہ دلفراخی کا مظاہرہ کر کے کہ جتنا میں بول سکوں، تو اچھی بات ہے کیونکہ یہ ہے بھی آپ کا بجٹ، اس پر بولنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہ سپلیمنٹری بجٹ کے لئے بنیادی طور پر کچھ ضروری لوازمات ہوتے ہیں۔ اب میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ کے لئے کوئی بنیادی لوازمات ہوتے ہیں، کوئی Conditions ہوتی ہیں جس میں پیش کیا جاتا ہے، کوئی Policy shift آجائے یا کوئی ایمرجنسی یا غیر معمولی حالات ہوں یا حکومتی آمدن میں کمی ہو، تو اس طرح کوئی ایشوز ہوں تو تب یہ پیش کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بجٹ تقریریں میرے ہاتھ میں یہ ضمنی بجٹ کی ہیں جس میں ڈیمانڈ کیا گیا ہے 306 بلین 52 کروڑ 96 لاکھ ضمنی بجٹ ہے یہ، اور جو Annual budget تھا تو اس کے حساب سے جناب سپیکر، یہ Thirty three percent زیادہ ہے، جو Annual budget پیش کیا گیا تو اس سے یہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے وہ Thirty three percent زیادہ ہے اور اس میں یہ پیج نمبر 2 پر یہ Division wise یا Department wise اس میں تفصیل بھی ہے جس میں کچھ فگرز میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے 1334 ملین کا، اس طرح لائیوسٹاک کا 289 ملین کا ہے۔ اس طرح ایریگیشن کا ہے 488 ملین کا، اس طرح ٹورازم کا ہے 318 ملین کا اور اس سے بڑھ کر اور یہ حیرانگی والی بات بھی ہے جناب سپیکر، کہ جو Markup ہے، Markup کی ادائیگی، وہ ہے 7747 ملین اور جو فیڈرل گورنمنٹ کے قرضہ جات ہیں وہ ہیں 261 بلین روپے، یہ سادہ اس کی میں مثال دے دوں جناب سپیکر، کہ ایک بندے کے اوپر جتنا قرضہ ہے، کچھ میں پشتو میں Add کرتا ہوں، سمجھتے آپ سارے ہیں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ Viewers بھی سمجھیں، میں Mix کروں گا خیر ہے۔ جناب سپیکر، جو بندہ اپنے گھر کے لئے کوئی بجٹ بناتا ہے، ایک گھر چلانے کے لئے تو اس کو پتہ ہونا چاہیئے کہ اس کا Income کیا ہے، اس پر خرچہ کتنا ہے اور Expenses کیا ہیں؟ په دې بجټ کښې زه حیران یمه، دا کوم فګرز ماوئیل، دا کوم Markup دے، 100 بلین دے، 261 بلین یو دے او 14 بلین بل دے، یو سړے د کور بجټ جوړوی نو هغه ته پته وی چې په ما څومره قرضه ده او څنګه څنګه به ئے ادا کوم؟ د صوبې بجټ جوړیږی او دا پته نشته دے چې دا قرضه به مونږ څنګه ادا کوؤ هغه په سپلیمنټری بجټ کښې غوښتې شوې ده، دومره بلین، دا کوم چې تاسو ته ما اووئیل دا چرته Precedent نشته، چرته چې څوک Borrowing کوی، څوک

قرضه اخلی نو Terms & conditions فائنل کیږی اول نه، چې دومره به خرچ کوم، په دې دې ټائم به لګوم، نو دا Annual budget چې کله پیش کیدو نو په دیکښې دا پته نه وه چې دا کوم حکومت راغستے دے؟ جناب سپیکر! آپ بھی اس وقت تھے، یہ 2022 کی میں بات کررہا ہوں، دا پته هم نه وه چې په مونږ څومره قرضه ده او څنګه به ئے ورکوؤ؟ لکه مونږ په دې پښتو کښې چې وایو Underplay، دا Underplay والا بجټ دے، دومره بلین په مونږ قرضه ده او د هغې تا سره نشته۔ دا چې کوم ډیپارټمنټس چې ما یاد کړل چې دومره دومره Allocation پیسې ئے اوس دوئ وائی چې دا د سپلیمنټری بجټ چې زیاتې خرچ شوې دی او د هغې نه فګرز جوړیږی Thirty three percent د ټوټل بجټ Thirty three percent چې هغه زما خیال دے چې کوم کوم ډیپارټمنټس کښې څومره څومره بلین پیسې تلې دی، لګیدلې دی Without the approval of this House څکه سپلیمنټری دے، اوس ئے مونږ پاس کوؤ او په هغې کښې کوم مثالونه زه ورکړم جناب سپیکر، دا یو مثال چې ما ورکړو د لائیو سټاک دومره Recruitment شوے دے چې د لائیوسټاک یو افسر ما سره ناست وو، دومره هچریانې د مهیانو چې دی، دومره پکښې مهیان نشه لکه څومره چې پکښې نوکران لګیدلی دی، هر مهی پسې یو نوکر لګیدلے دے، دومره Recruitment شوے دے۔ داسې په هر ډیپارټمنټ کښې، ټهیک خبره ده کنه، هغه بیا ځائے کول هم غواړی کنه، چې کوم ځائے نه به ئے، دا شان جناب سپیکر، کوم بجټ چې Annual وو، دوئ پیش کړے وو، 418 بلین اے ډی پی جوړه شوه Developmental budget او زه حیران دې خبرې ته یم چې 418 بلین اے ډی پی وه او نن د دې 197 بلین چې دی Unspent ایښودے کیږی چې مونږ سره پیسې نه وې، دا یو ورځ فیډرل منسټر چې دا اوس فنانس دے جناب سپیکر، ترین صاحب، اس نے بجٹ پیش کیا ہے تو اس سے کسی نے کوسچین کیا کہ یہ پیسہ کہاں سے آیا؟ تو اس نے کہا اتنے بلین آئی ایم ایف سے آئیں گے، اتنے بلین اے ڈی پی دے گا، اتنے بلین دوست ممالک سے آئیں گے، اتنے بلین فلاں سے آئیں گے اور اور ہم اس کو چلائیں گے۔ جس طرح سٹارٹ میں میں نے مثال دی اپنے گھر کی، کہ ایک گھر کا بندہ بجٹ بناتا ہے تو مفروضوں پر نہیں بناتا کہ فلاں پڑوسی مہربان ہو گا مجھے اتنے لاکھ دے گا، فلاں مہربان ہو گا اتنے لاکھ دے

گا،تو یہ بنایا گیا مفرضوں پر،یہ 197 billion exist ہی نہیں کر رہے تھے جو Annual Budget میں پیش کئے گئے۔ جناب سپیکر، اے ڈی پی کے حوالے سے اس وقت جو Tenders float کئے گئے، جو Available amount تھی، وہ تھی 55 بلین، یہ According to finance record ہے اور Tenders float کئے گئے 167 بلین کے، جو میں کہتا ہوں یہ نالائقی نہیں ہے، یہ Crime ہے Crime ، جو آپ کے پاس 55 بلین ہیں اس کے Against آپ Tenders float کر رہے ہیں 197 بلین، چونکہ Election year تھا اور وہ کاغذ کھانا تھے سب Candidates نے، کہ ہم نے تو یہ منظور کیا تھا، Caretaker government نے آکر سب کچھ اڑا دیا، جب پیسہ ہی نہیں تھا، جب موجود ہی نہیں تھا تو کس طرح Float کیا گیا؟ Fist time history میں اس طرح ہوا کہ سیلری کے پیسے گئے Developmental میں، آپ سے جناب سپیکر، آج ADB (Asian Development Bank) ناراض ہے، سارے ڈونرز ناراض ہیں، وہ پیسے اب قسطوں میں واپس لے رہے ہیں کہ آپ Rules کو Follow ہی نہیں کر رہے، تو یہ ایک روایت ادھر بنی ہے اور ابھی یہ تو جون میں ہم دیکھیں گے جو بجٹ بن جائے گا وہ Stretched دینا یہ ایک روایت ہے جناب سپیکر، کہ پچھلی گورنمنٹ نے اتنا بجٹ پیش کیا Developmental اور ہم اس کو اور بڑھا رہے ہیں، تو اگر اس طرح سے پورا کرنا ہو تو پھر بڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟ جناب سپیکر، آج کچھ چیزیں، جو میرے سامنے کچھ فگرز ہیں، یہ Opening speech میں میں نے کچھ چیزیں Point out کیں تو کچھ دوستوں کو اچھے بھی نہیں لگیں، میں نے ذکر کیا تھا کچھ پراجیکٹس کا، تو اس کا دوبارہ میں ایک دو کا ذکر کرنا چاہوں گا جناب سپیکر، اور ہے یہ بہت ضروری او ضروری دا ځکه ده چې د دې اسمبلۍ نه ئے تاسو پاس کوئ۔ د دې صوبې د خلقو پیسې دی چې دا په کوم ځائے کښې Utilize کیږی او څنګه کیږی؟ نو پکار دا ده چې دې خلقو ته هم دا پته اولګی چې دا څه کیږی او مونږ په څه راون یو، په دې صوبه کښې څه راوان دی؟ یو ما ذکر کړے وو د بی آر ټی، هغه ذکر ما دا کړے وو چې بی آر ټی کښې دلته ډیمانډ شوے وو Operational charges 1.3 billion مونږ ته پکار دی، Operational charges 1.3 billion تا ته پکار دی It means چې دا پراجیکټ په Loss کښې دے، ته Operate کولے نه شې ځکه چې تا ته پیسې پکار دی، اس لئے چاہیئے کہ پیسہ نہیں ہے چلانے کیلئے اور جب یہ Initiate ہوا تو یہ تھا Self-sustainable project ہے اور یہ صوبے کو

ریوینو بھی دے گا حالانکہ آج بھی اس کے Operation chargesاس صوبے کے اوپر Liability ہیں، پھر اس کے حوالے سے میں یہ ضرور کہوں گا جناب سپیکر، کہ ادھر پراونشل گورنمنٹ نے، پچھلی پراونشل گورنمنٹ نے جو کہ پی ٹی آئی کی تھی جس کا یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے، اس نے ایک Out of court settlement کیلئے بورڈ بنایا جس میں کافی پراجیکٹس تھے کہ Out of court settlementsہو، صوبے پر زیادہ پیسہ نہ آئے اور کام بھی چلے۔ اس میں ایک بی آر ٹی کا کیس ہے، جو Out of court settlementمیں بات ہوئی جو پراونشل گورنمنٹ نے نہیں مانی، تو جناب سپیکر، آج وہ کمپنی وہ گئی ہے International Arbitration Court میں، اور وہاں سے نوٹس آیا ہے پراونشل گورنمنٹ کو Thirty three billion کا کہ یہ Liabilities ہیں یہ دے دو، اور آپ کا جو پی ڈی اے ہے جناب سپیکر، اس نے پراونشل گورنمنٹ کو لیٹر لکھا ہے کہ ہمارے پاس Lawyer hireکرنے کی اماؤنٹ بھی نہیں ہے کہ ہم Lawyer hire کریں کیونکہ وہاں جو Lawyersہیں ان کو بھی ڈالرز یا یورو میں Pay کرنا پڑتا ہے، تو میں یہ سوال کس سے اور کدھر سے پوچھوں جناب سپیکر، کیا یہ فورم نہیں ہے کہ میں پوچھوں کہ کیوں یہ ظلم ہو رہا ہے اس صوبے کے ساتھ؟ اور اس طرف سے اگر ہمارے بھائی اٹھتے ہیں کہ نہیں یہ آپ نے غلط کہا تو میں Facts and figures سے بتا رہا ہوں، تو مجھے مطمئن کریں کہ نہیں یہ سارا کچھ ٹھیک ہے، آپ غلط بولتے ہو تو میں نہیں بولوں گا، مجھے Satisfy کر لیں، یہ جو فگرز جو میرے پاس ہیں، یہ فناس ڈیپارمنٹ کے ہیں، آپ کا جو فناس ڈیپارٹمنٹ ہے جناب سپیکر، تو اس کے پاس یہ فگرز ہیں کہ آج تک وہ، اسی دن میں نے جو Word use کیا تھا "سفید ہاتھی" کہ یہ سفید ہاتھی کی شکل اختیار کر چکا ہے، جناب سپیکر، اس کے علاوہ میں نے ایک اور ذکر کیا تھا، وہ ہیلتھ کے حوالے سے تھا۔ میں یہ Clear کرتا چلوں کہ میں قطعاً صحت کارڈ کے خلاف نہیں ہوں، یہ غلط کسی نے Portrayکیا، میں طریقہ کار کے ضرور خلاف ہوں کہ طریقہ کار جناب سپیکر، ٹھیک ہونا چاہیئے، یہ پیسہ اس صوبے کا ہے، اس صوبے کے عوام کا ہے اور Properطریقے سے لگنا چاہیئے۔ یہ شاید کم لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ جو پراجیکٹ ہے صحت کارڈ والا، یہ شروع ہوا 2014 میں اور 2014 میں یہ German funded تھا، KFWایک ڈونر ایجنسی تھی، وہی اس کا Owner تھا جس نے سٹارٹ کیا تھا، اس کے لئے کوئی قواعد وضوابط تھے کہ کون اس فارمولے میں یا اس Criteria میں Fall کرتا ہے، اس کا علاج فری ہوگا، ایک Politically popular decision جو کہ گورنمنٹ نے لیا وہ For allکر دیا اور حوالے

کر دیا اسٹیٹ لائف انشورنس کو، جو کبھی بند ہوتا ہے کبھی Operational ہوتا ہے کیونکہ اتنے پیسے آجاتے ہیں، تو وہ آج میں خلاف نہیں ہوں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں، اسی دن بھی میں نے یہ کہا کہ یار اس چیز کا آڈٹ ہونا چاہیئے، گورنمنٹ اتنا پیسہ اگر کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو دیتی ہے تو Audit is mandatory جناب سپیکر، کہ ان سے پوچھا جائے کہ یہ پیسہ کدھر آپ نے خرچ کیا؟ تو اس کا کوئی آڈٹ بھی نہیں ہے، اس لئے میں نے صحت کارڈ کا ذکر کیا تو کچھ لوگوں نے کہا یہ خلاف ہے، پھر میں آج بھی کہہ رہا ہوں، میں بالکل خلاف نہیں ہوں لیکن آڈٹ ہونا چاہیئے کہ نہیں ہونا چاہیے؟ جناب سپیکر، یہ جو Utilize ہم کر رہے ہیں، اس کا پوچھنا چاہیئے کہ نہیں پوچھنا چاہیئے؟ میرے خیال میں تو پوچھنا چاہیئے، یہ Right ہے، اگر ہم یہ پاس کرتے ہیں، یہ جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں، اس سائڈ سے، ٹریژری بنچز سے، اپوزیشن سے، ہم سارے جوابدہ ہیں اپنے لوگوں کو، اس صوبے کے عوام کو ہم جوابدہ ہیں جناب سپیکر، تو اس صوبے کے عوام کا پیسہ ہم نے کدھر خرچ کیا؟ تو یہ ہم سارے جوابدہ ہیں، تو کیا یہ پوچھنا نہیں بنتا کہ ایک گورنمنٹ بجٹ بناتے وقت یہ سوچتی ہی نہیں ہے کہ ہمارے اوپر اتنا قرضہ چڑھا ہے، یہ کون ادا کرے گا؟ یہ ایک ریکارڈ ہے، کبھی بھی اتنا سپلیمنٹری نہیں آیا جو This year ہم پاس کر رہے ہیں جناب سپیکر، اس طرح ہر سیکٹر میں اگر جائیں جناب سپیکر، تو ہر سیکٹر میں ایک ریکارڈ داستان ہے۔ میں جناب سپیکر، ایک چیز اور بہت ضروری ہے، اس کا ذکر کرنا چاہونگا۔ میں اس بات سے بالکل Hundred percent متفق ہوں کہ ہمارے اپنے صوبے کے Receivable زیادہ ہونے چاہئیں کیونکہ آج ہم Rely کر رہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ پر، Ninety two percent ہمارا جو بجٹ ہے ہم Rely کر رہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ پر، تو اپنے Receivable زیادہ ہونے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ پوچھنے کا بھی میں حق رکھتا ہوں کہ دس سال میں ہم نے کتنا زیادہ کیا، دس سال میں ہم نے اپنے محصولات کتنے بڑھائے؟ بلکہ اگر وہ فگرز میں میں جاؤں تو بدقسمتی سے ہم نے کم کئے ہیں جناب سپیکر، بڑھانے کے بجائے ہم نے کم کئے۔ آج بھی Protesters ادھر لوگ آئے تھے جو ڈبل شفٹ ہے، یہ ایجوکیشن میں جو چلتا ہے، ان کے ٹیچرز کو تنخواہیں نہیں مل رہیں، حالات یہ ہیں۔ اس طرح جناب سپیکر، یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والوں کا بھی وہی حشر ہے، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ (قطع کلامیاں) House in order ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، اپنے حالات اگر ہم خود ٹھیک نہیں کریں گے، اگر خود مل بیٹھ کر نہیں سوچیں گے، اگر خود کوئی راستہ نہیں نکالیں گے، صرف تصویر پر اکتفاء کریں گے تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جناب سپیکر، تصویر پر ہم

ادھر، لوگ ادھر پہنچے تو ابھی Deliver کرنا چاہیئے، اس صوبے کے لوگوں کو Deliver کرنا چاہیئے، ابھی اگر ہم Deliver نہ کریں، یہ گورنمنٹ Deliver نہ کرے اور پھر دوبارہ ہم سوچیں کہ پھر وہ تصویر پر جائیں گے تو میرے خیال میں یہ عقل کی بات نہیں ہوگی۔ تو ابھی Delivery کی طرف جانا چاہیئے کہ Third time آپ کو مینڈیٹ ملا ہے Third time، تو اس کے Return میں خدا کے لئے ان لوگوں کے مسائل بھی حل کردیں۔ یہ اسی دن میں تقریر کررہا تھا کہ کیا ہوا دس سالوں میں؟ مجھے ایک آنریبل ممبر نے جواب دیا کہ آپ نے ذکر نہیں کیا جناب سپیکر، سوات ایکسپریس وے کا، آج ہی میں ذکر کرتا ہوں سوات ایکسپریس وے کا، کہ سوات ایکسپریس وے جناب سپیکر، BOT base پر بن چکا ہے اور آئندہ پچاس سال تک مالاکنڈ ڈویژن کے لوگ جو ٹیکس دیتے ہیں، وہ Government exchequer میں نہیں جاتا، یہ آپ سب کو پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ پیسے کدھر جارہے ہیں؟ وہ جب Crises آئے تو باقی موٹرویز تو ہم نے دیئے تھے، اور وہ جو جس نے کوئسچنز اٹھائے تھے جناب سپیکر، وہ Honourable colleague ہزارہ سے تھا، تو وہ جو سی پیک پر آپ لوگ جاتے ہو، میاں نواز شریف صاحب نے جو بنایا ہے تو اس کا Toll جو ہے وہ Government exchequer کو جاتا ہے لیکن سوات ایکسپریس وے کا Toll ٹول جو ہے Government exchequer کو نہیں جاتا ہے اور For coming fifty years مالاکنڈ ڈویژن کے لوگ یہ جو Pay کرتے ہیں وہ Government exchequer کو نہیں جاتا ہے تو خدارا آج جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں، ایک بات ہے اور میں ضرور کہوں گا، میں زیادہ ٹائم میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں، Violation نہیں کروں گا، ایک بات میں ادھر On the Floor کہنا چاہتا ہوں، فضل الہیٰ صاحب! توجہ، آپ سب بھی سن لیں، آپ سارے ہم Colleague ہیں، اگر ہم بات کرتے ہیں اس صوبے کی ، اگر ہم بات کرتے ہیں اس صوبے کے حقوق کی، اگر ہم بات کرتے ہیں کہ فلاں سے ہم چیز اگر آرام سے نہیں دیتے تو ہم زبردستی لیں گے، اگر کوئی آرام سے ہمارا حق نہیں دیتا تو ہم جاکر زبردستی لیں گے، ایک چیز میں بتاتا ہوں جناب سپیکر، وہ بھی کئی بلین کا ہے، اس سے آپ کا Deficit budget surplus پہ جاسکتا ہے، اس جون میں آنے والی وہ چیز کیا ہے جناب سپیکر؟ وہ ہے اسلام آباد کے ریڈزون میں ایک بلڈنگ ہے جناب سپیکر، جو ہمارے Former Prime Minister عمران خان صاحب نے کسی کو دی ہے، آپ لوگ خود Probe کریں، اگر وہ بنی ہے ایکس فاٹا کے فنڈ پر، جو آج خیبر پختونخوا حکومت کا حصہ ہے، ایکس فاٹا وہ بلڈنگ اس پر بنائی اور اسلام آباد کے ریڈزون میں ہے، اس کی مالیت کئی بلین سے زیادہ

ہے، اگر اس کو واپس لینے کی آپ بات کریں تو فیڈرل گورنمنٹ ہماری پارٹی کی ہے لیکن میں آپ سے آگے آپ پیچھے، آؤ اور جائیں وہ قبضہ کرتے ہیں، وہ صوبے کی پراپرٹی ہے، اس صوبے کو واپس دلاتے ہیں، اگر کوئی نہیں دیتا (تالیاں) تو اس کے عوض ہمیں پیسے دے دیں، یہ قبضہ کرنے والی چیز ہے، تو اس میں میں ساتھ ہوں اور اس طرح بہت سی چیزیں، میں گنوا سکتا ہوں لیکن کئی چیزوں پر جا کر پھر گنتی بند ہو جاتی ہے، پھر بولتی بھی بند ہو جاتی ہے کہ یہ کرنا ہے یہ نہیں کرنا ہے، ایک چیز کو اپنی طرف سے میں نے Offer کیا جناب سپیکر، جاتے جاتے کہ اگر اس میں دلچسپی ہے تو میں ساتھ ہوں، یہ پوری اپوزیشن ساتھ ہو گی، جائیں وہ اپنی بلڈنگ واپس لے لیں، اگر واپس کوئی نہیں دیتا تو اس کا معاوضہ لے لیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آج آپ کے پارلیمانی لیڈر نظر نہیں آ رہے ہیں۔ عدنان، آپ بات کر لیں۔

جناب عدنان خان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے تو میں سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے سپلیمنٹری بجٹ پہ مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر نے بہت ہی واضح الفاظ میں آپ کو بتا دیا اور Facts and figures بتا دیئے ہیں، تو میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو سپلیمنٹری بجٹ کے بارے میں، Supplementary grants mean excess expenditure جو حکومت کرتی ہے، اس میں سر جی، میں کچھ حوالے آئین پاکستان کی کتاب سے دوں گا جو آئین میں لکھا ہوا ہے، ہماری جو فیڈرل کی ہے، اس میں جو Chapter V ہے، Gazette of Pakistan کی بک میں یہ Part I ہے، Page 240 کے اوپر لکھا ہوا ہے:

If the Public Accounts Committee recommends the excess expenditure to stand as charge to Federal Consolidated Fund then it shall be included in the statement of excess expenditure required under Article 84 of the Constitution. یہ سر، میں آپ کو فیڈرل کی بات بتا رہا ہوں اور پھر آتے ہیں سر، آپ کی جو ہماری پراونشل اس کی ہے تو پراونشل میں جو ہماری 2022 میں امنڈمنٹس ہوئی ہیں، یہ گزٹ کے اوپر آیا ہوا ہے، یہ Supplementary and technical supplementary grants یہ سر، اگر آپ خیبر پختونخوا، یہ نوٹیفکیشن ہے، خیبر پختونخوا فنانس

ایکٹ 2022اس کے آپ دو نمبر کے اوپر جب چلے جائیں، Sorry یہ Nine number پہ ہے، اس میں لکھا ہے:

"Supplementary and technical supplementary grants consistent with Article 124 of the Constitution, wherein the course of any financial year, any unforeseen expenditure occurs since the preparation of annual estimates, a supplementary estimate,"-----

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ، علی امین خان ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سی ایم صاحب، ہم آپ کو ویلکم کرتے ہیں۔

جناب عدنان خان: سر، اس میں "a supplementary estimate, showing the required amount along with the purpose," لاسٹ یہ جو لائن ہے سر، یہ Important ہے،

"shall be laid before Government for approval, prior to the incurring of the supplementary budget of the expenditure with exceptions to those grants of natural disasters and calamities."

تو اس میں سر، میں یہ گورنمنٹ بنچز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ سپلیمنٹری گرانٹ 23-2022 کی آپ Approval لے رہے تھے تو یہ گورنمنٹ سے آپ نے Approve کیا ہے، Government means کیبنٹ سے ابھی یہ آیا ہے، تو سر، یہ جو جتنے بھی Extra grants گورنمنٹ Approve کرتی ہے تو پراونشل اسمبلی سے تو یہ سر، جائیں گے ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں، اس میں پھر ہم سر، اس کو دیکھتے ہیں کیونکہ یہاں پہ صرف یہ الفاظ کا اور ہندسوں کا ہیر پھیر ہے، یہاں پہ وہ صرف الفاظ اور ہندسو ں کو آگے پیچھے کر لیتے ہیں، ہمارے معزز ممبران اس کو سمجھتے ہی نہیں ہیں، اس کے اوپر توجہ نہیں دیتے ہیں، وہ صرف پوسٹنگز اور ٹرانسفرز کے پیچھے لگے رہتے ہیں، ہمارا جو اصل مقصد ہے سر، وہ یہی ہے، ہم نے یہاں پہ Legislation کرنی ہے، ہمیں یہاں پہ قانون سازی کرنی ہے، ہمیں یہاں پہ لوگوں نے منتخب کیا ہوا ہے اس Purpose کے لئے اور ان چیزوں کو ہم دھیان ہی نہیں دیتے ہیں سر، یہ بڑی Important باتیں ہیں، اگر سر، آپ دیکھ لیں یہاں پہ جو ہمارا Budget estimate انہوں نے بھی وہ دیا ہوا تھا، اس کے اوپر یہ ابھی سپلیمنٹری گرانٹ جو وہ کر رہے ہیں، ہم نے Surplus budget ابھی پیش کیا ہوا ہے، اس کے اوپر ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے کہ ہمارا 23-2022 کا جو بجٹ

تھا، اس کا جو ضمنی بجٹ ہم پیش کر رہے ہیں تو وہ تو Surplus تو نہیں تھا، وہ تو Deficit تھا، ابھی جو ہم نے سر، بجٹ پیش کیا ہوا ہے جو 2023-24 والا ہے اور ابھی یہ جو ہم 2022-23 والا Surplus budget, sorry یہ جو سپلیمنٹری بجٹ پیش کر رہے ہیں، اگر اس کی Statement کو ہم دیکھ لیں تو Annual budget پہ ہم سر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 96.342 بلین جو ہے ناں یہ Surplus ہے اور یہاں پہ جو ہم سپلیمنٹری بجٹ سر پیش کر رہے ہیں تو یہ 306 ارب 52 کروڑ 96 لاکھ 47 ہزار 505 روپے ہے تو یہ مجموعی نظر ثانی تخمینہ 103 ارب 22 کروڑ 77 لاکھ 23 ہزار روپے ہے، تو سر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں گورنمنٹ سے اور یہ بجٹ بنانے والوں سے کہ آپ لوگوں نے کس طرح سے یہ Surplus budget 2023-24 کا پیش کر دیا ہے کہ وہاں پہ آپ جو اپنا یہاں پہ سپلیمنٹری بجٹ آپ پیش کر رہے ہیں، وہ اتنا اربوں میں جا رہا ہے، کھربوں میں جا رہا ہے اور اب یہاں پہ ہمیں Surplus budget پیش کر کے دے رہے ہیں، میں نے تو پہلے دن بھی یہی کہا تھا کہ ہم یہ آئی ایم ایف کے بجٹ کو نہیں مانتے ہیں، یہ آئی ایم ایف کے بندوں کا بجٹ ہے، یہ ہمارا بجٹ نہیں ہے، یہ اس ایوان کا بجٹ نہیں ہے، خدارا ہوش کے ناخن لیں، ہمیں لوگوں نے ووٹ دے کر اس لئے منتخب کیا ہے کہ ہم صوبے کا بھلا کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کی ہر مدد کرنے کو تیار ہیں، چاہے فیڈرل میں ہمارے بقایاجات ہیں۔ میں ایک Simple سی بات آپ کے سامنے دوسری پیش کرنا چاہتا ہوں ہیلتھ کے Regarding، سر، یہاں پہ 2022-23 کا چونکہ سپلیمنٹری بجٹ ہو رہا ہے، اس میں ایک پراجیکٹ Revamping of Secondary Health Facilities، ایک ہیلتھ کا پراجیکٹ تھا Revamping of Secondary Health facilities، اے ڈی پی نمبر 200049، یہ سر، Funded تھا ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا اور اس میں سر، سات ارب روپے جو تھے وہ دے رہے تھے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک والے، اور تین ارب دے رہے تھے فیڈرل گورنمنٹ والے، اور اس پراجیکٹ کی مدت تھی جون 2022 سے جون 2023 تک، سر، افسوس سے کہنا پڑتا ہے، آپ ڈاکیومنٹ اٹھا کر دیکھ لیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے وہ منگوالیں، میں اس کے اوپر کوئسچن بھی جمع کراؤں گا کیونکہ میں سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، To the point بات کر رہا ہوں، تو اس پہ سر، Liability اس پہ جو کنٹریکٹ، Contract with implementation unit جو تھا یہ کنٹریکٹ Sign ہوا تھا PMIU (Project Management and Implementation Unit) and Console Enterprises (Pvt) Limited کے درمیان، تو اس میں Liabilities of

Console regarding HR remain till dateاور اس میں کتنے Employees تھے سر، 1135 employees تھے، ان کی آج بھی Liabilities ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو اس کا علم ہے، ان کے نالج میں ہے، یہ Employees وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ملے ہیں، میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب علی امین خان (قائد ایوان): کر دیا ہے۔!

جناب عدنان خان: زبردست، وزیر اعلیٰ صاحب نے کہہ دیا کہ کر دیا ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کا مسئلہ انہوں حل کر دیا ہے۔ دوسری بات سر، یہ ہے، میں بس تھوڑے سے ٹائم میں اپنی سپیچ کو Windup کر دیتا ہوں، آپ کے نالج کے لئے سر، یہ جو Recurring expenditure ہے، سپلیمنٹری اس میں جو Recurring expenditure ہے سر، Recurring expenditure کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو Day to day business کے حوالے سے ہوتا ہے اور اس کی Evaluation سر جو ہوتی ہے یہ ٹیکنیکل بنیاد کے اوپر ہوتی ہے، یہ محکمہ ٹیکنیکل بنیاد پہ کرتا ہے، اگر یہ Recurring expenditure آپ سے اوپر چلا جاتا ہے تو It means کہ آپ Incompetent ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میں Competency نہیں ہے، میں گورنمنٹ کی بات نہیں میں محکمے کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کی پھر یہ Competency نہیں ہے، تو اس کے بھی ہم نے PAC (Public Accounts Committee) میں پوچھنا ہے کہ آپ سے یہ جو Recurring expenditure ہے، یہ Recurring estimate ہے یہ اتنا اوپر کیوں چلا گیا ہے؟ اس کے بارے میں یہ ساری ڈسکشن جو ہوتی ہے سر، یہ ہم PAC میں کریں گے، یہ پوائنٹس ہم PAC میں اٹھائیں گے، ہم ان بابوؤں کے یہ ہندسوں پہ نہیں جائیں گے، جو بابو ہمیں ہندسے دیتے ہیں اور ہم یہاں پہ بیٹھ کر ویسے ہی گپ شپ میں اس کو پاس کر دیتے ہیں، اس کی ہم نے Proper scrutiny کرنا ہوگی، اس طرح سر یہ سسٹم نہیں چلے گا، بہت کچھ بھگتا ہے ہم نے سر، جمہوریت کی خاطر ہم سولی بھی چڑھے ہیں، ابھی بھی میں یہ کہتا ہوں کہ جمہوریت کی خاطر یہ ہمارے نمائندے کیوں جیلوں میں بند ہیں؟ میں تو سر، Floor of the House کہتا ہوں، عمران خان کو بھی ریلیز ہونا چاہیئے، وہ کیوں بند ہے؟ (تالیاں) اگر لوگوں نے ووٹ دیا ہے، اگر لوگوں نے اس کو منتخب کیا ہے، یہ ایوان بھرا پڑا ہے، تو ہم بھی اس کے ساتھ ہیں، نو (9) مئی کی باتیں ہوتی ہیں، اس کے اوپر ڈیٹیل میں ڈسکشن ہوگی، ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ میں سپیکر صاحب، آ

پ کی جرات کو سلام پیش کرتا ہوں، یہ ایوان جو ہے، یہ ایوان کچھ چاہتا ہے، ہم سیاسی لوگ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے پہ لگے ہوئے ہیں، آپ نے کبھی دیکھا ہو گا TV show کے اوپر کہ کوئی ہمارا بڑا عہدیدار یا جرنیل صاحب یا ہمارے پولیس والے یا بیوروکریسی والے ایک دوسرے کے ساتھ کبھی لڑے ہیں؟ جتنے بھی ٹی وی سٹیشنز جتنے بھی چینلز چلتے ہیں، یہ صرف اور صرف ہمارے سیاستدانوں کے اوپر چلتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے ہیں، کیوں؟ سیاسی اختلاف اپنی جگہ پہ، سیاسی بیان بازی اپنی جگہ پہ لیکن میں اپنے منتخب نمائندوں کی میں قدر نہیں کروں گا تو کون قدر کرے گا؟ خدارا یہ بیوروکریسی کی جو یا جو ہماری اسٹیبلشمنٹ ہے، ان کی چالوں میں نہ آئیں، کبھی وہ ہمیں کہتے ہیں کہ فلاں ٹھیک نہیں ہے، کبھی وہ کہتے ہیں فلاں ٹھیک نہیں ہے اور ہم نے کبھی سوچا ہے کہ کون ٹھیک نہیں ہے، کون ٹھیک ہے؟ جیلیں ہم سے بھری پڑی ہیں، مقدمات ہمارے خلاف بنتے ہیں، کارروائیاں ہمارے خلاف ہوتی ہیں، آخر ان کے جزیرے نہیں ہیں، آخر ان کی جائیدادیں نہیں ہیں، ہمارا کیا قصور ہے؟ کچھ بولوں گا تو ہو سکتا ہے اس ایوان میں پھر آ بھی نہ جاؤں، ہو سکتا ہے، پتہ نہیں ہمارے ساتھ پھر کیا ہو گا؟ لیکن بولیں گے ضرور، ڈٹ کر بولیں گے کیونکہ یہی ہمارا Floor ہے، یہی ہماری جگہ ہے، یہ ہماری عزت ہے، یہ ہماری غریبی ہے، ہم اپنی غریبی یہاں بیان کریں گے، ٹھیک ہے وہ سنتے ہیں یا نہیں سنتے ہیں لیکن ہم ڈنکے کی چوٹ پر بولیں گے اور جمہوری بات کریں گے، غیر جمہوری ہتھکنڈوں کے ہاتھوں میں نہیں آئیں گے۔ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم اداروں کے خلاف نہیں ہیں لیکن آئین اور قانون کے غداروں کے خلاف ہیں، (تالیاں) ان کے خلاف ہم لڑیں گے جو ہمارے ملک کو، ہمارے آئین کو، ہمارے قانون کو توڑتے ہیں، ان کے خلاف ہم لڑیں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عدنان خان، عدنان خان Sum up کریں پلیز۔

<u>جناب عدنان خان:</u> سپیکر صاحب، میں آپ کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا ٹائم اپوزیشن لیڈر کے ٹائم سے آگے نکلتا جا رہا ہے۔

(قہقہہ)

<u>جناب عدنان خان:</u> سر جی، میں کچھ باتیں یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں، میں نے تو آپ کو کہہ دیا، ہم نے تو 2008 سے 2013 تک سر، اس اسمبلی کے ہم ممبر رہ چکے ہیں، سر، ہم نے یہاں پہ سیٹوں کے اوپر موم بتیاں جلائی ہیں، ہم نے شہادتیں جھیلی ہیں، ہم نے قربانیاں دی ہیں، یہ موم بتیاں جلانے سے کام نہیں چلے

گا، ہم نے Practically میدان میں آنا ہے، ہم نے Practically اس ملک کے لئے کچھ کرنا ہے، اپنے عوام کے لئے کچھ کرنا ہے، ہم نے لوگوں کو مطمئن کرنا ہے، ہم یہ پوسٹنگز ٹرانسفرز والے نہیں ہیں، کرنے دیں پوسٹنگ ٹرانسفریں لیکن خدارا میں حکومتی بنچیز سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنا ٹائم اس پہ ضائع نہ کریں، بنیادی کام کریں جو عوام کے لئے ہو، جو اس صوبے کی بہتری کے لئے ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ان شاءاللہ ہم آپ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، آپ لوگوں کا سپیکر صاحب، میں پورے ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کا تو سر آنکھوں پر، Thank you very much, ji.

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی، آپ نے اچھی باتیں کی ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب، میرا خیال ہے آپ آخر میں بات کر لیں، ابھی ان کو میں چاہتا ہوں ایک دو کو اگر رہ گئے ہیں، وہ بھی بول لیں۔

جناب علی امین خان (قائد ایوان): میرے بعد ان کو بولنے کا اور موقع ملے گا کہ میں کیا کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، اپوزیشن میں سے کوئی بولنا چاہتا ہے؟ جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا۔

(تالیاں)

قائد ایوان: 'بِسْمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر، یہ جو بجٹ پاس ہوا ہے، اس کے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ بحیثیت ایک جمہوری پارٹی اور ہمارے لیڈر عمران خان کا ایک Vision ہے اور جمہوریت کے بارے میں جو ہماری سوچ ہے، تو یہ بجٹ میں جو ایک غیر آئینی طور پر ایک Interim Government جو آئین شکنی کر کے، آئین کو توڑ کر Prolong کی گئی اور اس نے جو اقدامات کئے، تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ذمہ داری پوری کرتے ہوئے سسٹم کو چلانے کے لئے یہ بجٹ جو پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں ایک بجٹ ہے جو کہ نوے دن تک حکومتیں ہوتی ہیں Interim لیکن یہ دس مہینے بعد کا ایک بجٹ ہم پاس کر رہے ہیں نظام کو چلانے کے لئے، تو میں Floor of the House کہہ رہا ہوں کہ یہ جو بھی اقدامات ہوئے ہیں اس دوران، چاہے وہ فنانشل ہیں چاہے، وہ ایڈمنسٹریٹیو ہیں، چاہے وہ اپوائنٹمنٹس کے حوالے سے ہیں، ان سب کے اوپر باقاعدہ انکوائری ہو گی، کمیٹیاں بنیں گی، (تالیاں) یہ پورا جو ہاؤس ہے وہ اس میں شامل ہو گا اور آئین شکنی کی جو سزا ہے، اس پہ ہمارے جو تحفظات ہیں وہ بھی ویسے کے ویسے ہیں اور اس کے علاوہ جو اس ٹائم میں کام ہوا ہے، اس کے اوپر بھی باقاعدہ ایکشن لیا جائے گا لیکن میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں On the record کہ جو پارٹیاں اس وقت موجود تھیں اور انہوں نے الیکشن کے اس Delay کے اوپر اس آئین شکنی میں سہولت کاری کا

کردار ادا کیا، آگے کے لئے اصلاح کیلئے ضروری ہے، ان کیلئے کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کریں اور یا پھر دوبارہ ایسا کرتے ہیں تو کم از کم اپنے اوپر تنقید کر رہے ہیں، ہمارے اوپر نہیں کر رہے تو اپنے اوپر تنقید کرنے کے لئے آپ اگر موقع فراہم کرتے ہیں اپنے آپ کو تو Best of luck آپ کرتے رہیں لیکن یہ پی ڈی ایم کی تمام پارٹیاں جو موجود تھیں، اس وقت انہوں نے ہی اس کو Allow کیا کہ الیکشنز لیٹ ہوں تو یہ Interim government جو Prolong ہوئی ہے، یہ آئین شکنی جو ہوئی ہے، اس میں جو جو پارٹیاں سہولت کار تھیں، ان کو خود معلوم ہے، مجھے بڑی حیرت ہوئی کیونکہ میں تو دوسرا بجٹ ابھی آ رہا ہے اس میں مصروف ہوں اور اس پہ ہمارا کام ہو رہا ہے کیونکہ ہمارا بجٹ تو وہ ہوگا، ہمارا جو عمران خان کا Vision ہے، ہماری پارٹی کا جو Vision ہے، اس میں سامنے آئے گا لیکن میں چونکہ Feedback لیتا رہا تو مجھے بڑی حیرانگی ہوئی کہ تنقید کرنے والے اپنے اوپر تنقید کر رہے ہیں، جنہوں نے یہ کام کیا، جنہوں نے یہ مواقع فراہم کئے، وہ الزامات لگا رہے ہیں ان لوگوں پر کہ جن پہ ظلم ہوا، ان اقدامات کے جن لوگوں، ہم جو مظلوم ہیں، یہاں پر ہماری پوری پارٹی مظلوم ہے، پورا پاکستان پوری دنیا جانتی ہے اور اس وقت سارے چپ رہے، نہ کسی کو جمہوریت یاد تھی نہ کسی کو انسانی حقوق یاد تھے، نہ کسی کو اسلامی حقوق یاد تھے، نہ کسی کو اس صوبے کا کلچر یاد تھا، نہ کسی کو اس صوبے کی روایات یاد تھیں اور نہ ہی اس ایوان میں وہ لوگ جو اس ایوان میں کئی بار آ چکے، جو ان کے ساتھ ہوا، ان کی فیملیز کے ساتھ ہوا، Against the law ہوا، Against the Constitution ہوا، کسی نے بھی وہاں سے آواز نہیں اٹھائی، مجھے اس پہ افسوس ہے اور مجھے یقین ہے ان شاء اللہ کہ ان کی اصلاح ہوگی، جب ایک وقت آئے گا اور یہ سوچیں گے، ان کو بالکل اس چیز کے اوپر ندامت ہوگی ایک دن، جو انہوں نے کیا اور جو خاموشی انہوں نے اختیار کی، وہ کام ان کے ساتھ ہو سکتا ہے، کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، تو بحثیت پاکستانی اور بحیثیت مسلمان ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اسلام میں ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرنا ہو، کوئی بھی اقدام کرنا ہو تو اس میں اپنے آپ کو رکھو اس بندے کی جگہ پر تو پھر آپ ایک بہتر فیصلہ کر سکتے ہو، ایسا نہیں کیا گیا، بہر حال، اور ثبوت اس بات کا، یہ تنقید ہوتی ہے کہ عمران خان کی پرفارمنس، اس صوبے کی پرفارمنس، اس حکومت کی پرفارمنس نہیں رہی، تو یہ تعداد بتا سکتی ہے کہ عوام نے اس سارے جبر، ظلم (تالیاں) زیادتی، نشان چھین لیا، لیڈر جیل میں، کاغذات نہیں جمع کرانے دے رہے، اغواء ہو رہے ہیں ہمارے Proposers, Seconders، Campaign نہیں کرنے دے رہے، اس کے باوجود آج بھی جن حلقوں پہ ہم کہتے ہیں

کہ یہاں بھی مینڈیٹ چوری ہوا ہے پورے پاکستان کی طرح، میں ثابت کرونگا ان شاء اللہ کہ وہ جو دھاندلا یہاں پر ہوا ہے اور جو مینڈیٹ چوری ہوا ہے، حلقے کھلیں گے ان شاء اللہ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں تو سب سے پہلے میں یہاں پہ حاضر ہوں، جب مجھے خوف نہیں ہے، جب نظام میرے خلاف تھا کہ آؤ میرا حلقہ کھول لو تو آپ لوگ جو ٹریبونل میں کیسز چل رہے ہیں تو آپ لوگ خود کیوں نہیں کہتے Volunteer کہ آؤ کھول لو، آؤ کھول لو، ہم سب کھولنے کو تیار ہیں، سب تیار ہو ناں اس کے لئے؟ (تالیاں) آپ لوگ تیار ہیں کیا؟ (حزب اختلاف کو سے) خاموشی بتا رہی ہے کہ مجھے بولنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ (تالیاں) اس کے بعد As per commitment, As per commitment ہمارے صوبے کو اس سال بھی جو ریگولر پیسہ آتا ہے، وہ جو پرانے بقایاجات ہیں، اس پہ تو میں بات کرتا ہوں بعد میں آکر، جو ریگولر پیسہ آتا ہے، اس میں تین سو (300) ارب روپیہ کم دیا گیا ہے، تین سو (300) ارب، اور میں جو بات کر رہا ہوں، ریکارڈ پہ کر رہا ہوں اور ریکارڈ کے مطابق کوئی بھی اس پر سوال بھی اس پہ اٹھا سکتا ہے، اس کو ٹھیک بھی کر سکتا ہے، ابھی نہیں، جب بھی ہو، اس کے بعد آئی ایم ایف کی کچھ شرائط ہیں، ان شرائط کے اوپر پورا اترنا ضروری ہے، بحیثیت پاکستانی ہمارا یہ فرض ہے، ان شرائط کے مطابق 96 بلین، 96 ارب روپے آپ کو Surplus ہمیں ہمارے صوبے نے دینا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کو، باوجود اس کے کہ ہمیں اپنے پیسے نہیں مل رہے پچھلے بقایاجات تین سو (300) ارب ہمارے، پھر یہاں پر ایک ریگولر بھی کٹوتی اور پھر بھی اس وقت کے حساب سے میں 30 جون تک یہ دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ میں بحیثیت پاکستانی، بحیثیت عمران خان کا سپاہی، یہ سارے لوگ جو بیٹھے ہیں، وہ فرض اس صوبے کی طرف سے پورا کر کے پورے چھیانوے (96) ارب روپے پورا کر کے دوں گا (تالیاں) لیکن میرا یہاں پہ ایک سوال ہے اور جواب کا انتظار رہے گا کہ کیا پنجاب اور سندھ انہوں نے پورا کرنا ہے، کیا وہ پورا کریں گے؟ مجھے جواب اس لئے نہیں ملنا کہ وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ جواب دیں اس کا، تو ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں بحیثیت پاکستانی، بحیثیت ایک صوبہ، باوجود اس کے کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، زیادتی ہو رہی ہے اور بار بار ہو رہی ہے۔ اس سال ہمارا جو ایکس فاٹا ہے، جو ہمارا Merged area ہے، اس کی جو Commitment لوگوں سے کی گئی تھی تو صرف صوبائی حکومت نے نہیں کی تھی اور یہ پورا پاکستان جانتا ہے کہ پاکستان بننے سے پہلے سے لے کر اب تک اس طرح پاکستان میں ہر ایک نے قربانی دی، ہر پاکستانی نے قربانی دی، ان لوگوں نے بہت زیادہ قربانی دی ہے، ہمارے امن وامان کے لئے (تالیاں)

انہوں نے اپنا گھر بار چھوڑا، آپریشنز ہوئے، اپنا گھر بار چھوڑا اور کسی نے اگر اپنا گھر چھوڑا ہو، کبھی اللہ کسی پہ وقت نہ لائے، اس کو احساس ہوتا ہے کہ جب اپنی بیوی بچوں ماں باپ، فیملی کے ساتھ وہ اپنا گھر چھوڑ کر جب بے سر و سامانی کی حالت میں نکلتا ہے تو اس کی عزت، اس کا مقام وقار کس طریقے سے اس کو سنبھالنا پڑتا ہے، کتنا مشکل ہوتا ہے وہ؟ یہ ان لوگوں نے قربانی دی، آج بھی ان کا حق فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے نہیں دیا جارہا، کیوں، کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں، کیا ہماری قربانی کی کوئی حیثیت نہیں ہے یا کیا بار بار ظلم کرنے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ظلم کرتے رہیں گے ہم برداشت کرتے رہیں گے؟ پھر آخر میں ہمیں بٹھا کر کہا جاتا ہے کہ جی پاکستان کے لئے آپ کریں، پاکستان کے لئے آپ کریں، تو پھر یہ بھی مان لو کہ پاکستان کے لئے صرف ہم ہی کر رہے ہیں، اس پاکستان کے لئے ہم ہی کر رہے ہیں۔ (تالیاں) اور پھر ہم ہی کرتے رہیں گے۔ یہ رویہ ناقابل برداشت ہے اور اس رویئے کے ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ سمجھا جارہا ہے کہ ہم خاموش رہیں گے اور خاموشی سے برداشت کریں گے تو ایسا نہیں ہوگا۔ جو ابھی کا اس وقت کا جو پچاس ارب روپیہ بقایا ہے، ہمیں وہ اسی دو مہینے کے اندر چاہیئے، یہ ہمارا حق ہے، ہمیں چاہیئے، آپ ہمیں مجبور نہ کریں، میں یہاں سے پیغام دے رہا ہوں، پھر آپ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ جی میں غیر ذمہ دارانہ بیان دیتا ہوں، اگر اپنا حق مانگنا اپنے لوگوں کا حق مانگنا جس کے لئے لوگوں نے ووٹ دیا ہے، یہاں پہنچایا ہے، ان کا حق مانگو اور نہ ملے اور اس کے بعد میں کوئی بات کروں حق کے لئے اور آپ کہیں غیر ذمہ داری ہے تو میں غیر ذمہ دار ہوں، مجھے فخر ہے (تالیاں) اس بات پہ، مزید غیر ذمہ دار بنوں گا (تالیاں) وہ غیر ذمہ داری تو تھوڑی چیز ہے، اس سے آگے بھی کچھ بنوں گا اور کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ان باتوں سے یا کوئی Trolling سے یا کسی کو پیسہ دے کر کوئی بات کرا کر ہم چپ ہو جائیں گے تو ہم نہ ہمارے آباء و جداد اور نہ ہم، ہماری ایک ہسٹری ہے، ان شاء اللہ ہم حق لینا بھی جانتے ہیں، ہم نے لے کر دکھایا بھی ہے، قربانی بھی دی ہے اور کس طرح دی ہے وہ بھی سامنے ہے، جس طرح حق لیا ہے وہ بھی سامنے ہے، جس کسی سے ٹکر لی ہے وہ بھی سامنے ہے، جس کسی کو ٹکر دے کر کہاں کہاں سے نکالا ہے وہ بھی سامنے ہے، تو پھر یہ پاکستان بننے کے بعد کی بات نہیں کر رہا، پاکستان بننے سے پہلے کا بھی ریکارڈ اٹھالیں، الحمدللہ ہمیشہ کہتا ہوں کہ اگلے کی ہسٹری دیکھو، کسی کی باتوں پہ یقین نہ کرو، ہماری ہسٹری عیاں ہے، ہم اپنی ہسٹری کو اسی طرح ہی چلائیں گے جس طرح ہمارے آباء و اجداد نے چلا کر ہمیں ثابت کیا اور ہم نے Divert کیا اس چیز کو کہ پھر اگر ایسے نہیں تو ایسی سہی، تو ایسے نہیں اور ایسے سہی کا وہ فارمولا ہمیں آتا ہے،

ہماری رگوں میں ہے، ہمارے خون میں ہے، تو اس فارمولے کی طرف لے کر نہ جاؤ اور بار بار ریکویسٹ نہیں کی جاتی، ریکویسٹ کی بھی ایک Limit ہے، عاجزی اللہ کو بہت پسند ہے لیکن اینٹ کا جواب پتھر سے دینا بھی ہمیں حکم ہے، حق پہ کھڑا ہونا بھی حکم ہے، حق کے لئے آواز اٹھانا بھی حکم ہے، تو پھر ہم وہ ساری کی ساری چیزیں جو ہمیں حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے، پھر ہم ان سب کی طرف جائیں گے اور آپ کو پھر بتائیں گے کہ ہر چیز کی ایک ٹائم لائن اگر ہمیں نہ دی گئی اور ٹائم لائن میں نہ کی گئی تو پھر ہمارے پاس جو Option موجود ہے، چاہے اس کو غیر ذمہ داری کہیں، چاہے جو بھی کہیں، ہمیں پرواہ نہیں ہے اس کی، ہم اس کو Avail کریں گے اور Avail کر کے ان شاء اللہ حق لے کر دکھائیں گے۔ اب اس کے بعد ایک نیا ڈرامہ شروع ہوا ہے ٹیکسز کی مد میں، نہ ہمیں اپنی Liability ملیں، نہ اپنا حق ملا، نہ واجبات ملے نہ Regular payments جو ہمارا حق ہے وہ ملیں، اس کے بعد آپ ہمارے پہ ٹیکس لگائیں، Law and Order کا مسئلہ ہمارا ہے، ہمارے صوبے کے ساتھ جو One percent commitment کی گئی تھی اس پہ ایک روپیہ آج تک نہیں ملا، یہ واضح کرتا ہوں، ایک روپیہ نہیں ملا، فیڈرل گورنمنٹ جو کہتی ہے کہ جی ہمیں پیسہ ملا ہے چار سو ساٹھ (460) بلین Merged area کے لئے، اس کے اندر Clarity سے لکھا ہوا ہے، وہ پیسہ تو وہ پیسہ ہے جس میں چار سو ساٹھ (460) ارب ان کا ہے اور ٹوٹل سولہ سو (1600) ارب رکھا ہے جو ہمارے صوبے کا ہے، وہ War against terror کا ایک پرسنٹ میں آج تک ایک روپیہ نہیں دیا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں پہ نہیں ہے، یہاں پہ Law and Order کا مسئلہ نہیں ہے، کیوں نہیں دیا؟ چیزوں کو Mix کر کے لوگوں کو بے وقوف آپ بنا سکتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں ناں کہ آپ ایک وقت میں سب کو بے وقوف نہیں بنا سکتے، وہ وقت گزر چکا ہے، وہ پیسہ ہمیں چاہیئے، ہماری فوج، ہماری پولیس اور ہمارے عوام جانی قربانی بھی دے رہے ہیں اور مالی قربانیاں ہم دے رہے ہیں، معاشی قربانیاں ہم دے رہے ہیں ان کی وجہ سے، آج جو میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ میرا آپ نے پندرہ سو دس (1510) ارب روپیہ دینا ہے، پندرہ سو دس (1510) ارب روپیہ، پھر میری بجلی کی مد میں جو آپ نے دینا ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ CCI سے Approved ہے، ایک Approved چیز ہے، اگر آپ آئین کی بات کرتے ہیں، قانون کی بات کرتے ہیں، ذمہ داری کی بات کرتے ہیں تو اپنی ذمہ داری بھی تو پوری کریں، آئین بھی آپ توڑتے ہیں پھر آئین کے لیکچر بھی آپ دیتے ہیں، غیر جمہوری بھی آپ ہیں، جمہوریت کے لیکچر بھی آپ

دیتے ہیں اور اس کے بعد Commitment rules کے مطابق جو چیز ہے، اس کو مانتے بھی آپ نہیں ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ذمہ داری بھی ہم کریں، قربانی بھی ہم کریں، بار بار ہم کریں، ایسے نہیں ہے۔ میری بجلی کی لوڈشیڈنگ، آپ کے سامنے حالات ہیں، میں مجبور ہوا ہوں، میں مجبور ہوا ہوں اس بات کے اوپر کہ مجھے اس حد تک جانا پڑا رہا ہے اور میں اس حد تک ابھی نہیں گیا، کسی کو مذاق لگ رہا ہے، کسی کو یہ لگ رہا ہے، ایک بیان میں نے سنا، میں آپ کو ایک سیاسی طور پر ایک بیان کا جواب دیتا ہوں کہ جی غیر ذمہ داری ہم نہیں کریں گے۔ آپ تو غیر ذمہ داری کر چکے ہیں، میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے صوبے کے مسائل ہیں، جب میں بجلی کا سستا یونٹ دے رہا ہوں، بجلی بڑھتے بڑھتے بڑھتے، بہت دور تک نہیں جاتا، جب سے میں دے رہا ہوں سولہ (16) روپے یونٹ ہم نے چھوڑی کہ عمران خان نے جب حکومت ہماری ختم ہوئی، ختم کی گئی سازش کے تحت، اس کے بعد یہ پینسٹھ (65) روپے پہ گئی ہے، مجھے آپ یہ بتائیں کہ آج جو میں سستی دے رہا ہوں اور آپ اتنا کما رہے ہیں، کیا میرا اس پہ حق نہیں بنتا؟ میں کہہ رہا ہوں کہ میرا حق دو، وہ بھی نہیں دیتے اور ساتھ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے عوام کے معاشے مسائل ٹھیک نہیں ہیں، مسائل زیادہ ہیں، پاکستان کے مسائل بھی بہت زیادہ ہیں، آپ کی وجہ سے ہیں، آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے ہیں، عمران خان ان وسائل کے ساتھ یہ ملک چلا رہا تھا، بجلی کا یونٹ سولہ (16) روپے تھا، پٹرول ایک سو پینتالیس (145) روپے تھا، کاروبار آپ کے سامنے صحیح چل رہا تھا، روزگار ماشاء اللہ چل رہا تھا، انڈسٹری چل رہی تھی، ڈالر کا کیا ریٹ تھا؟ آپ کے آنے کے بعد ہمیں آپ کہتے ہیں کہ ہم نالائق ہیں، ہم نااہل ہیں، یہ منہ زبانی کہنے سے نہیں بنتا، آپ کا کردار اور آپ کا ماضی بتاتا ہے آپ ملک کو یہاں تک لے کر آئے، وہ پیسوں میں مجھے کچھ نہیں مل رہا، میں اتنے میں ہی بجلی دے رہا ہوں اس کا بھی مجھے وہ والا اس حساب سے جو شیئر تھا وہ نہیں مل رہا، اب میں کہہ رہا ہوں کہ میرے صوبے میں آپ کا پیسہ نہیں ہے، ٹھیک ہے، میرے تو آتے ہیں، میرے بقول ان کے ایک سو بیس (120) ارب، میرے عوام بجلی کا بل ادا نہیں کر پاتے، چور کا لفظ برداشت نہیں کروں گا، چور کون ہے؟ پورا پاکستان نہیں پوری دنیا جانتی ہے (تالیاں) دنیا کے ریکارڈ پہ پڑا ہوا ہے، دنیا کے ریکارڈ میں بڑے Leaks آئے ہیں اور بڑی چیزیں آئی ہیں، ان میں لوگوں کے نام شامل ہیں کہ کس کس نے کتنے بنگلے بنائے، جائیدادیں خریدیں، منی لانڈرنگ کی، وہ ریکارڈ موجود ہے، کئی Leaks موجود ہیں، ان میں نام آئے ہوئے ہیں، جس کے بھی ہیں، اب اگر میں چاہتا ہوں کہ میں اس عوام کو ریلیف دیتا ہوں، ہم ریلیف کیا

نہیں دے رہے ہیں، کیا ہم ریلیف نہیں دے رہے، احساس پروگرام کیا ہے؟ ریلیف ہے، BISP کیا ہے؟ ریلیف ہے، ابھی ہم نے ماہ رمضان میں دس ارب روپے دیا، ریلیف تھا، تو اگر میں ریلیف دیتا ہوں تو کہتا ہوں کٹوتی کرلو، تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اس کا مطلب ہے تمہاری بدمعاشی ہے کہ نہ پیسہ دیتے ہو، نہ کٹوتی کرتے ہو، نہ مجھے ریلیف دینے دیتے ہو اور تم میری بجلی کاٹتے پھرو گے اور تم میرے صوبے میں یہاں پہ پھرو گے، ایسا نہیں ہے، کسی بلڈنگ میں جانا اپنی ذات کے لئے جاؤں گا تو بالکل جرم ہے، جب عوام کے لئے جاؤنگا، یہ سب ساتھ جائیں گے، جرم نہیں ہے۔ (تالیاں) یہ حق ہے، یہ واپڈا کے آفسز میرے صوبے میں ہیں، یہ صوبے کے اندر جو بندہ بیٹھے گا وہ اس صوبے کے لوگوں کی خدمت کرے گا، وہ اس صوبے کو ریلیف دلائے گا، نہیں دلا سکتا پھر میں Take over بھی کر سکتا ہوں، پھر میں ظلم کرنے والوں پہ ایف آئی آریں بھی کرا سکتا ہوں، میں ان کو اندر بھی ڈال سکتا ہوں اور میں یہ آپ کو دکھاؤں گا، یہ غیر ذمہ داری ہے، میں غیر ذمہ دار ہی ٹھیک ہوں، مجھے فخر ہے اس پہ، اس عوام نے ہمیں ووٹ اس لئے نہیں دیا کہ ہم بیٹھ کر ذمہ دار بن کر اور اچھے اچھے بن کر تعلقات بناتے پھریں، اس عوام نے ووٹ اس لئے دیا ہے کہ ہم نے ان کی جنگ لڑنی ہے، ان کے حق کی جنگ لڑنی ہے (تالیاں) میں یہاں سے، یہاں سے فیڈرل گورنمنٹ کو پیغام دے رہا ہوں، کل پیسکو چیف سے جو میری بات ہوئی، بائیس گھنٹے کی لوڈشیڈنگ دن میں اٹھارہ گھنٹے ہو گئی، یہ مجھے ابھی رپورٹ آرہی ہے، صحیح طریقے سے نہیں ہو رہی ہے، وہ میں نے کل بھی اس میٹینگ میں کہا تھا، آئی جی صاحب بھی موجود تھے، چیف سیکرٹری صاحب بھی موجود تھے کہ جھوٹ اور دھوکا میں برداشت نہیں کروں گا، نہ میری تربیت یہ ہے اور نہ میری پارٹی کی یہ تربیت ہے،، میں یہ برداشت نہیں کروں گا، پندرہ دن کا ٹائم ہے، اس ٹائم میں میرے ساتھ بیٹھو، مسئلے کو حل کرواور اگر آپ کو یہ لگ رہا ہے کہ جو میں نے یہ بات کی ہے کہ بٹن بھی میں On / off کروں گا تو پھر میں آپ کو دکھاؤں گا کہ یہ بٹن میرے ہاتھ میں ہے اور یہ بٹن میں ہی On / off کروں گا (تالیاں) تو کاٹ لو اس میں سے ناں، یہ ایک سو بیس (120) ارب کاٹ لو، ایک سو بیس (120) ارب کاٹ کر تو مجھے چوبیس گھنٹے بجلی دینی چاہیئے، پھر بھی میں کہتا ہوں کہ چلو چوبیس گھنٹے نہ دو، پاکستان کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، تم غریب ہو، غریب اس ملک کو تم نے بنایا ہے، پھر بھی میں کہتا ہوں کہ چلو رکھ لو اس کو، ایک سو بیس (120) ارب رکھ لو لیکن میری لوڈشیڈنگ جن علاقوں میں بائیس گھنٹے ہے، اٹھارہ گھنٹے ہے، وہاں بارہ ہو گی، جو بارہ ہے وہ آٹھ ہو گی، جو آٹھ ہے وہ چار ہو گی، جو چار ہے وہ صفر ہو گی، میرا پیسہ

بنتاہے ساٹھ ارب، ساٹھ ارب میرے اس عوام کی وجہ سے میں آپ کو دیتاہوں، اگر آپ کو بہت بھوک ہے کہ آپ کے پیٹ ابھی تک نہیں بھرے، ملک کے لئے دینے کو تیار ہوں تو پھر بھی آپ کہو گے کہ نہیں، پھر بھی آپ کہو کہ نہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمیں، وہ کہتے ہیں ناں کہ Son of a lesser god، ایسا نہیں ہے ایسا نہیں ہے، نہ آپ کے ساتھ مینڈیٹ ہے، نہ آپ کے ساتھ عوام ہیں، نہ آپ کے ساتھ اخلاقی قوت ہے، خدا کی قسم ہے اگر ہم نکل پڑے ناں، ایک تو ہماری پارٹی کی تحریک ہے اور ایک یہ عوام کی تحریک ہے اور باقی آپ کا زور بھی ہم نے دیکھ لیا ہے، کشمیر میں ایک دن میں آپ کی ہوا نکل گئی ہے ایک دن میں، اور آپ کو پتہ ہے کہ میں جب منسٹر تھا کشمیر افیئرز کا تو ہر کشمیری مجھے کہتا تھا کہ ہم پشتونوں کی اس لئے عزت کرتے ہیں کہ پشتونوں نے ہمارے ساتھ کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑی ہے، جن کی آزادی میں ہم نے جنگیں لڑی ہیں، تم تو ان کے سامنے، تمہاری ہوا نکل گئی ہے، اگر ہم آ گئے تو تمہارا کیا حال ہو گا؟ سوچو جن کی آزادی میں ہم نے جنگ لڑی، وہاں جاکر آج بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، انہوں نے تمہاری ہوا نکال دی ہے، تو پھر ہمیں اس بات پہ مت لاؤ، بیٹھو مسئلے کو حل کرو، نہیں کرو گے تو غیر ذمہ داری تو چھوٹا لفظ ہے، جس کے بعد اور بڑے لفظ آپ کو سیکھنے پڑیں گے ڈکشنری میں، لہذا ہم ایسا کچھ کر جائیں جو آپ کو ڈکشنری میں الفاظ ہی نہ ملیں، ڈکشنریاں ختم ہو جائیں گی، الفاظ ختم ہو جائیں گے اور ہماری وہاں سے شروعات ہونگی۔ (تالیاں) جب آپ کے الفاظ ختم ہو جائیں گے، آپ کی برداشت ختم ہو جائے گی تو ہم کہیں گے ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے، ہم وہاں سے شروعات کریں گے۔ فاٹا اور پاٹا کے اوپر ٹیکس کے حوالے سے یہ جو بات چیت ہو رہی ہے، میرے ساتھ یہ صوبے میں بات کئے بغیر کسی کا باپ بھی ٹیکس نہیں لگا سکتا (تالیاں) یہ میں Floor of the House کہہ رہا ہوں، میرے لوگوں پہ آپ ٹیکس لگاؤ گے، میرے لوگوں کو جو Stakeholder ہیں، ان کو Onboard نہیں لو گے، صوبے کو Onboard نہیں لو گے، Law and Order کا مسئلہ میرے لئے بنے، پیسے تمہاری جیبوں میں جائیں، تم وہ پیسے لوٹو، کھاؤ، مجھے حق بھی نہ دو اور میں بیٹھ کر آرام سے تمہیں چھوڑ دوں گا، آکر دیکھو، یہ تجربہ کر کے دیکھو، دیکھو تمہارا حال کیا ہوتا ہے؟ ہاں ہمارے ساتھ بیٹھو، بات کرو، بات کر کے Stakeholder کو بٹھائیں گے، بات کریں گے، پاکستان کے لئے ہم پہلے بھی حاضر تھے، جب جانیں دے چکے ہیں تو یہ کیا ہے؟ لیکن اس طرح نہیں، **هغه وائی بد معاشی نه منم، بدمعاشی د چا نه منم،** (تالیاں) آؤ، بیٹھو، بات کرو، ان لوگوں کے حالات یہاں تک لانے میں تمہارا کردار ہے، تم نے

آپریشنز کئے ہیں وہاں پر اور اب تم ان پہ ٹیکس لگاؤ گے اور میں تمہیں لگانے دوں گا تو پھر آپ کہو گے کہ نہیں وفاق کے ساتھ چلو،ایک تو مینڈیٹ چوری کیا ہوا ہے، یہ برداشت کر رہا ہوں، یہ احسان تو مان نہیں رہے ہو اوپر سے آپ یہ سوچ رہے ہو، ایسا نہیں ہوگا، یہ خام خیالی دل سے نکال دیں، صوبائی خود مختاری ہے، اٹھارہویں ترمیم بھی ہے، اٹھارہویں ترمیم بھی یہیں بیٹھ کر بنی ہے، انیسویں ترمیم بھی آ سکتی ہے، وہ بھی آ سکتی ہے، وہ بھی بن سکتی ہے، ہمیں مجبور نہ کرو کہ ہم ایک اور ترمیم کریں اور اس کے بعد زیادتی اور ظلم اور جبر آپ نے شروع کیا ہوا ہے تو پھر وہ سارے کا حساب ہو، اور جو یہ اختیار کو آپ استعمال کر رہے ہیں، عوام کے اوپر ظلم کرنے کے لئے، یہ ختم ہو جائے، ہمارے پہلے جو ٹیکسز آپ نے لگائے ہیں، ظلم ہے یہ کہ میرے ریونیو کے اوپر جو ٹیکس آپ نے لگایا ہے، Non filer پہ، اس میں غریب امیر میں کوئی فرق ہی نہیں ہے، اب میں تو اگلے بجٹ میں کم کر دوں گا اپنوں کا جو میرا ہے لیکن Non filer اور Filer میں فرق ہونا چاہیئے، ایک بندہ جو کروڑوں میں جائیداد خرید رہا ہے اور Non filer ہے، اس کو آپ جتنی سزا دو میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن میرا ایک غریب مزدور جو مزدوری دیہاڑی کر کے دس لاکھ آٹھ لاکھ جمع کرتا ہے ساری زندگی میں، وہ بھی لے اور وہ بیچارہ تو Non filer ساری عمر نہیں بنے گا، وہ بھی اتنا ٹیکس بھرے، یہ کیسا پاکستان ہے، یہ کیسی روایات ہیں؟ جو بنا رہے ہیں، مجھ سے آپ کیسے امید کر رہے ہیں کہ آپ کرتے رہیں گے؟ ہمیں Exemption دیں، جو غریب ہے، وہ Non filer ہی رہے گا بیچارہ، ہاں ایک خاص Limit کے بعد لگاؤ نا ں ٹیکس، ہم خوش ہیں، ہم لیں گے لوگوں سے، جو نہیں دے گا ہم ساتھ دیں گے آپ کا۔ بجلی کی چوری، آپ کہتے ہیں، کہ ہے، بجلی کی چوری کون کروا رہا ہے، ایک یونٹ کوئی چوری نہیں کر سکتا بجلی کا، بغیر واپڈا کے کوئی کر سکتا ہے؟ چوری بھی خود کراؤ، چوری بھی خود کراؤ اور چور بھی مجھے کہو، حق بھی نہ دو، بد معاشی بھی کرو، تو پھر آپ یہ سمجھو ایک لفظ کہنے سے کہ جی یہ بڑا غیر ذمہ دار وزیر اعلیٰ ہے، وہ شاید ڈر کر چپ ہو جائے گا، بڑے غلط بندے سے پنگا پڑا ہوا ہے، سپیکر صاحب، ان کو اندازہ نہیں ہے، ان کا بڑا غلط بندے سے پنگا پڑ گیا (تالیاں) ان کو ابھی اندازہ نہیں ہے اس بات کا، ان کو اندازہ نہیں ہے اس بات کا کہ جن سے پنگا ان کا پڑ گیا ہے، ایک میرا الیڈر ہے عمران خان، وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ایک ہفتہ بھی برداشت نہیں کرے گا، وہ ایسے کھڑا ہے چٹان کی طرح، اس ملک کے لئے چٹان کی طرح کھڑا ہے، (تالیاں) میں ان سے ملتا ہوں، میں آپ کو حلف دے رہا ہوں، یہ اللہ کا کلام لکھا ہوا ہے اس پر حلف دے رہا ہوں کہ عمران خان کی Body language اور Spirit میں مجھے کوئی

فرق نظر نہیں آ رہا کہ وہ جیل میں ہے یا باہر جب تھا، وہ میں گواہی کر رہا ہوں اس بات کی، جو بھی چیز ہو گی، صوبے کے ساتھ بیٹھ کر ہو گی، صوبے کے معاملات صوبے کے ساتھ بیٹھ کر حل ہوں گے، صوبے کے عوام کے جو مسائل ہیں، ان کو جی ہم نے ریلیف دینا ہے، ان سے بیٹھ کر بات ہو گی اور اس کے بعد جو بھی بات ہمیں Allow کریں گے اور راضی ہوں گے، ہمیں وارا کھائے گی وہی اس صوبے میں ہو گا، نہیں تو غیر ذمہ داری ہی سہی، یہ لفظ جو غیر ذمہ دار کا ہے ناں اس کو میں بار بار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ لفظ میں اپنی ڈکشنری سے آج Delete کر دوں گا Delete، میں آج Delete کر دوں گا اس کو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کل کوئی نیا لفظ ڈھونڈنا کیونکہ اس کو تو میں نے Delete کر دیا ہے، اب کوئی اور ڈھونڈنا، اس کے بعد اس پہ بات ہو گی۔ پھر اگلا جو بجٹ آ رہا ہے، میں صوبے کے پورے عوام کو یہ پیغام دے رہا ہوں، ہمارا جو بجٹ آنے والا ہے، جو اب جلدی پیش کرنے لگے ہیں، پورا صوبہ سن لے، صرف کرپشن ختم کر نے سے اگر صوبے میں وہ ترقیاتی کام اور وہ ترقیاتی دور نہ آیا جو تاریخ میں آج تک کوئی صوبہ نہ کر چکا ہو تو میں دوبارہ سیاست نہیں کروں گا، یہ Floor of the House کہہ رہا ہوں۔ (تالیاں) یہ ایک ٹیم ہے کہ عوام میری ٹیم ہیں، یہ پورے عوام مل کر کوالٹی چیک کریں گے، کرپشن کنٹرول کریں گے اور اس وقت ان کے جو پیسے مجھے نہیں ملے، ان کے باوجود یہ دعویٰ کر رہا ہوں اور اگر مل گئے پھر آپ دیکھیں گے میں کرتا کیا ہوں؟ الحمد للہ ہیلتھ کارڈ چل رہا ہے، ان شاء اللہ اس کو بہتر کریں گے، تنقیدیں کچھ ہوئیں، مجھے بتایا گیا، ہیلتھ کارڈ میں تنقید اگر ہوئی ہے، ہمارے آنے کے بعد آپ چیک کریں، ہم نے اس سے کام کر کے کئی ہسپتالوں کو بھی نکال دیا ہے اور آگے ہم اس کو بہتر کر رہے ہیں۔ انسان ساری زندگی وہ کہتے ہیں ناں Learn from cradle to the grave، یہ ایک پراسیس ہے، ہم مانتے ہیں اس بات کو کہ ایک اللہ کی ذات پوری ہے، انسان مکمل نہیں ہے، ہم اپنی اصلاح کر کے چیزوں کو ٹھیک کریں گے، اسی اسمبلی کے Floor پہ آپ لوگوں کی مدد سے آپ کہتے ہیں ناں کہ Illegal appointments ہوئی ہیں، میں قرارداد لانے والا ہوں، سب کھڑے ہو کر ووٹ دینا کہ سب کو نکالو۔ (تالیاں) ووٹ دیں گے آپ، میں نے تو نہیں کہا، آپ نے کہا ہے ناں، آپ نے کہا کہ ترقیاتی سکیمیں کی ہیں Interim government میں، کس نے کی ہیں؟ آپ کہہ رہے تھے کہ جی چھ منسٹرز میرے ہیں، آٹھ اس کے ہیں، میرے تین ہیں کم ہیں، آپ نے خود مانا ہے، میرا تو کوئی نہیں تھا، میرے تو ایکس منسٹرز بیچارے جو ہیں وہ مفرور تھے، پرچوں میں تھے، تو یہ تو آپ کا کیا ہوا ہے لیکن ابھی بھی آپ اچھی بات ہے کہ آپ یہ کہہ

رہے ہیں کہ جی غلط کام ہوئے ہیں، اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں، ہم تو قرارداد لا رہے ہیں، آپ بھی ساتھ ووٹ دیں، مل کر سب کو ہٹائیں گے، جو میرٹ پہ نہیں آیا، ہٹاؤ اس کو اور یہ بھی بتادوں آپ کو کہ ان شاءاللہ ان شاءاللہ ہم اب سرکاری نوکریوں کے بجائے عوام کو روزگار پہ لگائیں گے، ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعے لگائیں گے عزت دار روزگار دیں گے، کاروبار دیں گے، اس کے لئے پیکج آرہا ہے کہ بجٹ پیش ہونے والا ہے، اس میں آپ دیکھ لیں گے اور Across the board ہوگا، یہ سن لیں، چاہے ایک فارم سینتالیس والا ہے یا کوئی خود جیت کر آیا ہوا ہے، اس کی، جو عوام ہیں، وہ ہماری ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان حلقوں میں بھی ان شاءاللہ کام ہوگا، ہاں تختی تحریک انصاف کی ہوگی، (تالیاں) تختی فارم پینتالیس کی ہوگی، عوام کا کام ہوگا، عوام کا، مجھے پتہ ہے کہ عوام نے تحریک انصاف کو ووٹ دیا ہے، تختی ہماری ہوگی، آپ آنا چاہتے ہیں آپ آئیں، فارم پینتالیس والا کھڑا ہوگا افتتاح کرنے، فارم سینتالیس والا ساتھ کھڑا ہوتا ہے، بالکل تسلیم کیا جاتا ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، (تالیاں) میں اعلان کر رہا ہوں، کھڑے ہوں ساتھ، لیکن فارم پینتالیس والا ہوگا، فارم سینتالیس والا بھی ہوگا، جھنڈا عمران خان کا ہوگا، نام بھی عمران خان کا ہوگا اور کام بھی ہوگا تو پورا صوبہ مطمئن رہے گا کہ کام ہوں گے۔ بجٹ آنے والا ہے، ایک بہترین تاریخی فلاحی بجٹ ہوگا، Throw-forward نہیں ہوں گے، جو پیسہ ملے گا جس کام کے لئے ملے گا، اس کا ریلیف ساتھ ہوگا، اس سکول کی بلڈنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہے جس میں تعلیم نہ ہو، اس ہسپتال کی بلڈنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ دس سال سے بند رہا تھا اور اس میں پہ علاج نہ ہو، مشینری نہ ہو، سہولیات نہ ہوں، اس ٹیوب ویل کا اس روڈ کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ چار کلومیٹر بن گیا دس سالوں میں اور اگلے پانچ سالوں میں پھر چھ کلومیٹر کچا ہوگا، پھر مٹی کھاؤں گا، جو بھی کام کریں گے اس بنیاد پہ کریں گے کہ عوام کو اس کا جو فائدہ ہے وہ فوراً پہنچے اور یہ آپ کے سامنے ہے، کوئی چھپی باتیں نہیں ہیں۔ ابھی آپ دیکھیں، یہاں بجٹ آپ نے کر لیا ہے پاس، کچھ ہمارے والے بھی کہہ رہے تھے کہ یار میرا دل نہیں ہے، او بھائی! تمہیں جو اگلے ہفتے پیسے ملنے والے ہیں ناں Ongoing سکیموں کے، تمہارا دل ہی دل ہوگا، اب دیکھنا، (تالیاں) سب کا دل ٹھیک ہو جائے گا، سب کا دل ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ آپ کا جو ترقی کا سفر ہے، کام شروع کرنے کا سفر یہ 30 جون کے بعد نہیں ہے، یہ ابھی شروع ہوا ہے، ہفتہ دس دن صبر کر لو تاکہ پیسہ ٹرانسفر ہو جائے، جاؤ اپنے حلقوں میں اور جو جو کام آپ کے رہتے ہیں مکمل کرو، جو جو کام دس دس سال سے، آٹھ آٹھ سال سے،

پانچ پانچ سال سے، چار چار سال سے رہتے ہیں، سارے مکمل کرو اور عوام سے میری اپیل ہے، آپ میری طاقت ہو، آپ ہماری طاقت ہو، آپ نے ٹیم بن کر دیکھنا ہے، اگر کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، میں آپ سے پوچھوں گا، میں ایم پی اے سے نہیں پوچھوں گا، وہ روڈ پہ کھڑا نہیں ہو سکتا، وہ گلی میں کھڑا نہیں ہو سکتا، آپ کی ذمہ داری ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، اپنے علاقے کے کام کو ایسے Own کرو جس طرح اپنے گھر کو Own کرتے ہو۔ (تالیاں) جس دن اپنے علاقے کو اپنا گھر سمجھنا شروع کرو گے ان شاءاللہ آپ کا علاقہ ٹھیک ہو جائے گا۔ آخر میں میں جتنے بھی بھائیوں نے جو بات چیت کی، جس حوالے سے کی، میں چونکہ مصروف تھا ئے بجٹ میں، جو فوراً پیش ہو رہا ہے، میں یہاں بیٹھ نہیں سکا لیکن مجھے اس کے سارے کا سارا ایک خلاصہ آ تا رہا ہے، میں نے آپ سب کی باتیں سنی ہیں، میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا، میں دوبارہ Repeat کر رہا ہوں، ہم نے یہاں پہ اصلاح کے لئے بیٹھنا ہے، کسی کو میں اچھا نہیں لگتا، یہاں سے باہر نکلے جلسہ رکھ لے، چھک کر رکھیں، ادھر اگر آپ نے واقعی عوام کی خدمت کرنی ہے اس کے لئے مجھے ضرورت ہے قانون سازی کی، قانون سازی کے لئے میرے پاس بندے بہت ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ مجھے خوشی یہ ہو کہ اچھی قانون سازی کیونکہ کرپشن کنٹرول ہو گی قانون سازی سے، گورننس اچھی ہو گی قانون سازی سے، صوبہ ٹھیک ہو گا قانون سازی سے، میرٹ سسٹم ہم تب ہی Implement کر سکتے ہیں جب ہم صحیح قانون سازی کریں گے اور جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ قانون ساز اسمبلی، خدا کے لئے آج تک یہ قانون ساز اسمبلی ٹھیکیدار اسمبلی بن کر رہی ہے، نکلو ٹھیکیداری سے، روڈ، پل، سکول، کالج، ٹیوب ویل، یہ سب میں ذمہ دار ہوں، ان حلقوں کا بھی ذمہ دار ہوں کہ جہاں پر نمائندہ پی ٹی آئی کا نہیں ہے، اس عوام کا میں ذمہ دار ہوں، آپ میرے ساتھ قانون سازی کریں یہاں پر، اسی پیسے کے اندر کرپشن کو ختم کر کے میں آپ کو ان شاءاللہ سارے مسئلے حل کرا کے دوں گا اور میں بھی یہاں ہوں، آپ بھی یہاں ہیں، منہ زبانی باتیں نہیں ہیں، عمل بھی سامنے آ جائے گا۔ آخر میں آخری پیغام دے دوں کہ یہ جو مسئلے ہمارے ہیں یہ ان شاءاللہ حل کر لیں گے، حق مانگتا ہوں، مانگوں گا، نہیں ملے گا تو چھینوں گا، پھر نہیں ملے گا، پھر نہیں ملے گا، اور چھینوں گا، پھر نہیں ملے گا، اور چھینوں گا، پھر نہیں ملے تو اور چھینوں گا، پھر نہیں ملے گا تو اور چھینوں گا اور یہ Dot, dot, dot, dot, dot نہیں ہوتا، نہیں ہوتا، یہ ایک میسج ہے میرا، جتنی بار Dot لگاتے جاؤ، فیڈرل گورنمنٹ سن لو، لگاتے جاؤ Dot، لگاتے جاؤ Dot، جب تمہارے Dots ختم ہونگے ناں تو پھر تمہیں میں دکھاؤں گا کہ میں شروع کر رہا ہوں۔ (تالیاں)

اب خدا کی قسم اگر آپ نے مجھ سے حکومت کر لی، اگر آپ نے مجھ سے حکومت کر لی، آپ مجھ سے اسلام آباد میں بیٹھ گئے تو پھر میں آپ کو مان جاؤں گا واقعی، کیونکہ جو آپ کو لانے والے ہیں اور جو آپ کو بٹھانے والے ہیں اور جن کی وجہ سے آپ کسی آڑ میں پھر رہے ہو (تالیاں) ہم نے ان کو بھی بھگت لیا ہے، ہم نے ان کا مقابلہ بھی کر لیا ہے، اب تو ہم اس سے بھی گزر چکے ہیں، اس کے آگے تو کیا بچا ہے پھر، موت؟ وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، تو ذہن میں رکھیں اس بات کو کہ کوئی طاقت جو یہاں پہ لوگ بیٹھے ہیں اور میرے جو عوام ہیں، کوئی طاقت بھی ہمیں حق لینے سے نہیں روک سکتی اور ہمارے عوام ہمارے ساتھ ہیں، ان شاء اللہ ہم حق لے کر رہیں گے۔ صوبے کو حق دلا کر رہیں گے، اپنا حساب برابر کریں گے، پاکستان کے لئے قربانی پہلے بھی دی ہے، اب بھی دی ہے لیکن اپنے عوام پر اپنے حقوق پہ ہم Compromise نہیں کریں گے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا معزز اراکین بڑا مجھے آج کا ڈیبیٹ میں نے سنا، بحیثیت سپیکر بھی اور بحیثیت کے صوبے کا فرد بھی مجھے مزہ آیا کہ اپوزیشن لیڈر نے بھی بڑی خوبصورت باتیں کیں، بڑے اچھے انداز میں کیں، عدنان خان نے بھی بڑی اچھی باتیں کیں، اور Honourable CM نے بھی جو فیڈرل کے ساتھ فیڈریشن کے ساتھ معاملات تھے اور جو آپس کی باتیں تھیں وہ بھی بڑے اچھے طریقے سے کیں، تو اپوزیشن لیڈر صاحب اگر آپ اس ضمن میں آپ نے سی ایم صاحب کی بات سن لی ہے اور اگر کوئی آپ اس پہ کمنٹ کرنا چاہتے ہیں وہ شارٹ تو بے شک کریں۔

<u>جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف)</u>: شکریہ جناب سپیکر، یہ ڈیٹیل تقریر ہوئی ہے، سی ایم صاحب نے ڈیٹیل تقریر کی ہے، میں خوش بھی ہوں کہ آج آپ تشریف لائے، خدا کرے کہ روزانہ آپ ملتے رہیں اور بولتے رہیں تو حل نکلے گا، Dialogues سے حل نکل سکتے ہیں ان شاء اللہ۔ سب سے پہلے تو یہ بجٹ کے حوالے سے سی ایم صاحب نے بات کی کہ یہ بجٹ جس نے کیا ہے، ہمارے اوپر ظلم کیا ہے، یہ ہمارا بجٹ نہیں ہے، تو یہ ہم نے Lay down نہیں کیا ہے، گورنمنٹ نے Lay down کیا ہے، میں نے Day first سے اس کی مخالفت کی، پہلے یہ آئین کے حوالے دے کر، Rules کے حوالے دے کر کہ یہ غلط ہے یہ ہم نے Lay down نہیں کیا، گورنمنٹ نے Lay down کیا، پاس بھی ہم نے نہیں کیا، گورنمنٹ نے پاس کیا اور آج جو ڈسکشن ہو رہی ہے، وہ سپلیمنٹری بجٹ ہے اور سپلیمنٹری بجٹ ہے

2022-23 کا، جو Caretaker government نہیں تھی، وہ پی ٹی آئی ہی کی گورنمنٹ تھی تو اس حوالے سے یہ آج کی جو ڈسکشن ہے اس حوالے سے۔ دوسری بات۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اچھا، Order in the House، بھائی، خاموشی سے سنیں ناں، وہ اپنا مؤقف بیان کریں۔

قائد حزب اختلاف: میں تو سنتا رہا، ہم سارے آپ کو سنتے رہے تو آپ بھی ذرا سنیں۔ یہ پہلے یہ پینتالیس پینتالیس کی بات ہوئی، اس پہ میں نہیں جانا چاہتا کہ پینتیس پنکچر، (شور) یار، بات تو سن لیں ناں، میں نہیں جانا چاہتا کہ پینتیس پنکچر، RTS کس نے بٹھایا، عمران خان صاحب کو کس نے وزیر اعظم بنایا؟ (تالیاں) اور 2018 میں کس طریقے سے گورنمنٹ بنی؟ (قطع کلامیاں) یار، بات تو سنیں، پہلے تو سن لیں، یہ ادھر ہم لڑتے نہیں ہیں، ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں، تو ہم نے بات سن لی ڈیٹیل سے تو آپ بھی سن لیں ذرا، تو وہ اس ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہیئے، اس کے لئے آپ نے جو کہا کہ میں حاضر ہوں حلقہ کھولنے کے لئے تو اس کے لئے فورم بنا ہے، ہم بھی حاضر ہیں، ادھر ہم حلقے کھولیں گے ہم حاضر ہیں، (تالیاں) اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، یہ نئی بات نہیں، آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں کوئی فرسٹ ٹائم اس ایوان میں آیا ہوں، یہ ضروری بات ہے لیکن Last two and half decade سے میں سیاسی ورکر ہوں، میں ڈسٹرکٹ ناظم بھی بنا، میں نے U/C ناظم سے سٹارٹ کیا، میں دو دفعہ ایم این اے بھی رہا، اس دفعہ ایم پی اے بھی بنا ہوں، تو کوئی انہونی بات نہیں ہوئی کہ اس طرف ہم نے اس بار کوئی اور کچھ کیا ہے لیکن، لیکن یہ ہم تیار ہیں جو Proper forum ہے اس پر حلقے کھولے جائیں، Proper forum ہے، بالکل ہم تیار ہیں۔۔۔۔۔

قائد ایوان: پوری اپوزیشن تیار ہے؟

قائد حزب اختلاف: پوری اپوزیشن تیار ہے، پوری اپوزیشن تیار ہے، یہ کوئی ایشو نہیں ہے۔ دوسری، آپ نے ذکر کیا کہ جب عمران خان صاحب پرائم منسٹر تھے (شور اور قطع کلامیاں) یہ بھی RTS والا سسٹم ہے، یہ بھی سپیکر صاحب کے ہاتھ میں ہے (قہقہے اور شور) سی ایم صاحب، یہ آپ نے بات کی، یہ دس سال سے میں ادھر نہیں بیٹھا رہا کہ یہ Sound ٹھیک نہیں ہے، یہ کس کی Responsibility ہے؟ (شور) شکریہ، ٹھیک ہے، آہستہ آہستہ کروں گا۔ یہ سی ایم صاحب نے، سی ایم صاحب نے یہ Point raise کیا کہ جب عمران خان صاحب، آپ کی توجہ چاہیئے سر، کہ جب عمران خان صاحب پرائم

منسٹر تھا تو پیٹرول ایک سو پینتالیس (145) روپے تھا اور Electric unit سولہ روپے پہ تھا اور ملک ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا، بیچ میں بغاوت ہو گئی اور پیٹرول کہاں پہنچا اور Per unit کہاں پہنچا؟ تو میں یہ کہتا چلوں جناب سپیکر، کہ جب میاں نواز شریف صاحب پرائم منسٹر صاحب تھے تو پیٹرول ساٹھ (60) روپے پہ تھا اور Per unit بجلی چھ روپے پہ مل رہی تھی اور دوسری بات، دوسری بات پہ میں نہیں جانا چاہتا۔۔۔۔۔

قائد ایوان: جب پاکستان بنا تھا تو سونے کا تولہ پیسوں کا ہوتا تھا۔

قائد حزب اختلاف: پہلے بات تو سن لیں ناں، بات کرنا آسان ہے سننا مشکل کام ہے، سننا مشکل کام ہے۔ جناب سپیکر، اس نے بات کی کہ میرے لوگوں پر ٹیکسز کی بات ہو تو مجھ سے پوچھا جائے تب ٹیکس لگایا جائے اور Eighteenth Amendment کی بات ہوئی، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس Eighteenth Amendment کو عمران خان صاحب نے بھی ووٹ دیا اور اس نے بھی ووٹ دیا جو چلا گیا، اس نے بھی ووٹ دیا، نیشنل اسمبلی میں عمران خان نے بھی ووٹ دیا کہ این ایم اے کا Special status ختم ہو اور Tax extension ہو، یہ چلا گیا، یہ تو آسان کام ہے، میں سیاسی تقریر کر دوں اور پھر چلا جاؤں نہ سنوں، تو اس کے لئے آپ نے خود ووٹ دیا ہے، یہ Eighteenth Amendment Bill concerned assembly کا، پراونشل اسمبلی کا تھا اور ادھر تو ان کی اپنی گورنمنٹ تھی اور پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے Extension دی ہے، میں نہیں تھا اس اسمبلی کا ممبر، کافی لوگ ادھر بیٹھے ہیں، وہ ممبر تھے لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں جناب سپیکر۔۔ خیر ہے یہ RTS ہے، یہ بعد میں چیک کریں، RTS کا پتہ بھی بہت بعد میں چلا۔ یہ ٹیکسز کی بات کر لی، وہ چلا گیا ہے، میں کس سے بات کروں؟ لیکن وہ کہتا ہے کہ میں سنتا ہوں، تو جناب سپیکر، جناب سپیکر، آرڈر، اگر یہ نہیں چاہتے کہ Tax extension ہو جو کہ کیا ہے پی ٹی آئی نے، جو کیا گیا ہے، اس میں فاٹا کے کریں، تو فاٹا سے جتنے بھی میرے Colleagues تشریف رکھتے ہیں، اس وقت بھی موجود تھے، ان لوگوں نے بھی کیا اور پی ٹی آئی کے لوگوں نے دیا ہے، میں اس ایوان کا ممبر نہیں تھا، پی ٹی آئی کے لوگ ممبر تھے، تو اس وقت آپ کیا کر رہے تھے؟ جب یہاں سے سب Approve کرنے جا رہے تھے، کیبینٹ Approve کرنے جا رہی تھی تو ایک درجن کیبینٹ ممبرز جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order in the House، معزز ممبران! آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، اگر آپ نے گپ شپ کرنی ہے تو لابی میں چلے جائیں، تھوڑا سا اپوزیشن لیڈر کی بات سن لیں آپ، جناب وزیر محترم بیٹھ جائیں، قادری صاحب، بیٹھ جائیں پلیز، آپ لوگ بھی، بھائی، ان کو Clear کریں۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، ان کی حاضری لگ گئی ہے، جس کے سامنے حاضری لگانا تھی لگ گئی ہے، جس کے سامنے حاضری لگانا تھی لگ گئی ہے، چلے جائیں، اس کے نمبر بنتے ہیں، ڈیسک بجائیں، خوب بجائیں۔ دیکھیں، پھر وہ سننے کی ہمت بھی ہونی چاہیے، اس نے بات کی کہ میں Dot بنا کر، تو Dot dot سے لائینیں بن جائیں گی اور میں پہنچ جاؤں گا، میں نے آسان چیزیں بتائیں آپ کو کہ آپ کی پراپرٹی اسلام آباد میں پڑی ہے تو Dot dot نہ لگائیں، آپ آج چلتے ہیں، اس کو قبضہ کرتے ہیں، KP کی پراپرٹی ہے، آؤ چلتے ہیں، ہماری پراپرٹی ہے، اس صوبے کی پراپرٹی ہے، تو Dot dot کے بغیر آج ہی دیکھتے ہیں اور اس کو قبضہ کرتے ہیں فاٹا ہاؤس، ایکس فاٹا ہاؤس اور وہ بدقسمتی سے، بدقسمتی سے وہ ایکس فاٹا ہاؤس وہ تحفے میں دیا ہے، عمران خان صاحب نے کسی کو دیا ہے، وہ بھی میں گواہ ہوں کہ کس نے دیا ہے؟ عمران خان صاحب نے ان پختونوں کا فاٹا ہاؤس کسی کو تحفے میں دیا ہے، آؤ چلیں اس کو واپس کریں، صرف باتوں سے کام نہیں چلے گا، صرف تقریروں سے کام نہیں چلے گا، ہم نے یہی پوچھا ہے آپ سے اس بجٹ میں کہ آپ کو جو پیسے ملتے رہے، این ایف سی سے ملتے رہے، آپ بتائیں کہ آپ نے کیا کام کیا ہے؟ آپ نے اس صوبے کو کیا دیا ہے؟ گالم گلوچ، ہمارے کلچر کو تباہ کیا، ہماری یوتھ کو تباہ کیا، اس کے علاوہ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے کوئی چیز، کوئی پراجیکٹ مجھے بتادیں، مجھے گنوا دیں کہ آپ نے کتنے ٹرسٹ یا ہاسپیٹلز بنائے ہیں، آپ کتنے ڈی ایچ کیوز بنا چکے ہو، آپ نے کتنے میڈیکل کالج بنائے ہیں، آپ نے کتنی یونیورسٹیاں بنائی ہیں، آپ نے ایجوکیشن کو کہاں سے کہاں پہنچایا ہے، آپ نے Infrastructure کے لئے کیا کیا ہے؟ آج یہ صوبہ بدقسمتی سے پورے پاکستان میں سب سے نیچے آگیا ہے، آج Commission exam ہو، جو بھی ہو تو اس میں بہت سے لوگ خیبر پختونخوا کے ہیں اور اس لئے جناب سپیکر، یہ 2010 سے یہی صوبہ بدقسمتی سے اور Specially پختون وہ ایندھن بنے اس آگ کے جو Militancy کی شکل میں آگ لگی تھی اس صوبے میں اور 2013 سے آج تک پی ٹی آئی کی آگ لگی ہے، ہمیشہ پی ٹی آئی اور مرکز کی جنگ ہے اور اسے سیاسی اکھاڑہ بنایا گیا ہے اس صوبے سے اور ہم لوگ محروم ہو رہے ہیں۔ اگر ہم بات کرتے کہ جو لوگ بھی ہیں، جو بھی ہیں، کوئی گورنر ہے، کوئی کیا ہے، ہم کہتے ہیں کہ غلط کار کوی،

طریقے سے بات کر لیں وہ کہتے ہیں کہ Delete کر رہا ہوں، سارا کچھ میں Delete کر رہا ہوں، طریقے سے بات کر رہا ہوں تو طریقے سے بات کرنا، پھر Delete کرنا، جناب سپیکر، تو CCI میں طریقے سے بات ہوتی ہے، طریقے سے بات ہوتی ہے، مجھے یہ بتایا جائے، آج آپ کی جو Liabilities ہیں کہ چار سال پرائم منسٹر عمران خان تھا، وہ CCI کو Chair کر رہا تھا، اس صوبے سے CCI کا ممبر پی ٹی آئی کا تھا، پنجاب سے CCI کا ممبر وہی بزدار تھا، بلوچستان سے CCI کا ممبر پی ٹی آئی کا تھا، ایک ہی ممبر سندھ سے پی ٹی آئی کا نہیں تھا، جب چار ممبرز آپ کے تھے، آپ نے اس صوبے کو کیا دیا؟ ہمیں وہ تو بتائیں، ہمیں یہ بتایا جائے کہ چار سال میں اس صوبے کو عمران خان صاحب نے کتنا شیئر دلوایا، چار سال میں آپ کتنا لے کر آئے جو آپ اب ڈیمانڈ کر رہے ہیں؟ آج آپ جائیں، اس فورم میں بیٹھ جائیں لیکن ادھر اس طریقے سے کچھ نہیں ملنے والا، یہ آنکھیں نکالنے سے، یہ اونچا بولنے سے، یہ بڑھکیں مارنے سے، ہم سارے پختون ہیں جناب سپیکر، کوئی بھی نہیں ڈر رہا ہے، اگر کسی نے یہ بات کی کہ ہم پہ یہ گزری ہے تو ہم پہ جو گزری ہے تو وہ کسی دوسرے پہ نہیں گزری، ہمارے اوپر خود دھماکے ہوئے، ہمارے گھروں پہ خود دھماکے ہوئے، ہم تب بھی نہیں بھاگے ہیں، آپ کی لیڈر شپ نے کہا کہ جو خود کش دھماکے کر رہے ہیں جو بتا رہے ہیں کر رہے ہیں، چوکوں میں کر رہے ہیں، جو چوراہوں میں کر رہے ہیں، جو مساجد میں کر رہے ہیں، آپ کی لیڈر شپ نے کہا، میں ایسے جذبات میں بات نہیں کر رہا، آپ کی لیڈر شپ نے کہا کہ منسٹری دے دیں، آپ کی لیڈر شپ نے کہا فنانس دے دیں اور یہ جواب نہیں دے رہے تھے کہ جو بچا ہوا تھا اس کے لئے تو وہ پیسے اس لئے مانگ رہے تھے، اگر حکومت وقت سے کرنے ہیں تو آپ کو ماننے ہیں۔

جناب سپیکر: خیر ہے گزارہ کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، اس طرح بات، دیکھیں ہم کسی کے نہ غلام ہیں نہ کسی کے نوکر ہیں، ہم ووٹ لے کر آئے، ادھر بات کریں گے، ڈنکے کی چوٹ پر کریں گے اور باتوں سے، نہ کسی کو کہا ہے، یہ پتہ ہے کہ جتنا گرجتا ہے وہ برستا نہیں ہے، ہمیں پتہ ہے کہ پرسوں جو انہوں نے کہا تھا کہ اگر چوبیس گھنٹوں میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کم نہ ہوئی، چوبیس گھنٹے جناب سپیکر، نہیں ہو چکے، کدھر کم ہوئی، کدھر کم ہوئی؟ میں پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری ایک بات سن لیں، آپ ماشاء اللہ ایک بڑے خوبصورت آدمی ہیں، اب اجلاس آخری مرحلے میں ہے، آپ نے بھی بات کی اور آنریبل سی ایم صاحب نے بھی بات کی، اب آپ ان کا جواب بھی دیں گے-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، میں نے Repeatedly یہ کہا ہے کہ میرا انداز یہ ہے، میں جذبات میں بات نہیں کر رہا، میں نے Repeatedly آج بھی کہا ہے کہ ہم ساتھ اور پھر بھی کرتا رہونگا، اگر اس صوبے کے حقوق لینے ہیں، ہر بار یہی کہا اور Repeatedly کیا ہے اور پھر بھی کرتا رہوں گا، یہ صوبہ ہمارا ہے، یہ لوگ ہمارے ہیں، ان کی Trustees ہماری Trustees ہیں، ان لوگوں کی تکالیف ہماری تکالیف ہیں، میں تو یہی بات کر رہا ہوں، میں تو ہر بار یہ کر رہا ہوں، میں نے کبھی گالم گلوچ کوئی اس طرح لفظ Use کیا ہے؟ نہیں، ہماری اس طرح الحمداللہ تربیت ہی نہیں ہے، ہماری اس طرح تربیت نہیں ہے کہ میں گالیاں دے دوں، جس کے پاس دلیل نہ ہو وہ اونچا بولیں گے، وہ گالیاں دیں گے، میرے پاس دلیل ہے، الحمد للہ ہر چیز پر میں بات کر سکتا ہوں، تو اس لئے اگر دلیل سے بات کرنی ہو تو جس طرح میں نے کہا، اس کو میں نے کہا میں ویلکم کہتا ہوں، آپ آئیں اس پہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، بات ہونی چاہیئے، باتوں سے چیزیں آگے بڑھ جاتی ہیں، تو جب میں نے بات شروع کی، اگر اس کو یہ لگا ہو کہ ادھر ہم سارے جس طرح ٹریژری بنچز والے ہیں، اس طرح ہم بھی اس کی تعریفیں کریں گے تو یہ Possible نہیں ہے-----

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ ہو گیا جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، جب کوئی اچھا کام ہو تب ہم تعریف کریں گے، جب کوئی اچھا کام نہ ہو، ویسے مفت میں تعریفیں کرنے والے نہیں ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب ڈاکٹر امجد صاحب، یہ ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ ضمنی بجٹ پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں چند حقائق پیش کرنا چاہوں گا، جو سوات موٹروے کے بارے میں ہماری اپوزیشن کے لوگ بار بار اس پہ تنقید کرتے ہیں اور یہی ان کا حال ہے، جب ہم بولتے ہیں تو پھر یہ چلے جاتے ہیں، اس میں ہمت ہی نہیں ہے کیونکہ جو فارم سینتالیس کی پیداوار ہے، اس میں ہمت ہی نہیں ہے کہ اپنے ان حقائق کا جواب سنیں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے پچھلے ادوار

حکومتوں کے جو فلیگ شپ پراجیکٹس ہیں، ان پہ یہ جب باتیں کرتے ہیں، ان پہ جب یہ تنقید کرتے ہیں تو ان کی یہ باتیں سارا خیبر پختونخوا سنتا ہے، خصوصاً یہ ان چیزوں پہ باتیں کرتے ہیں جو صحت انصاف کارڈ پہ، سوات موٹروے پہ، جناب سپیکر صاحب، توجہ چاہتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، میں اس ایوان کو کچھ حقائق بتانا چاہتا ہوں سوات موٹروے کے حوالے سے، چونکہ یہ ملاکنڈ ڈویژن کا ایک پراجیکٹ ہے، ایک تو اپوزیشن لیڈر صاحب نے بہت دھڑلے سے جھوٹ بولا کہ اس کا جو Agreement ہے وہ پچاس سال ہے، تو جناب، اس کا Agreement پچاس سال نہیں ہے، اس کا Agreement پچیس سال ہے، یہ PPP mode پہ ہے، اس کے ساتھ اس کو جس کمپنی نے بنایا، SEPCO company نے اس کو بنایا ہے Total cost اس کی چونتیس (34) بلین روپے ہے اور اس میں اس صوبے کا صرف گیارہ ارب روپے لگے ہیں اور اس کے تمام آپریشنز پچیس سال جتنے بھی ملازمین ہیں ان کی تنخواہیں، Repairing، یہ سب کمپنی پہ ہے۔ اس کے علاوہ 2027 اور 2034 میں اس کی دو بار Overlapping ہو گی جو کمپنی کرے گی اور اس کا جو Agreement ہے وہ پچیس سال کا ہے لیکن اس میں جو روزانہ ہزاروں لوگ، ہزاروں گاڑیاں سفر کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ایک طرف کہتے ہیں کہ آپ نے پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ یا PPP mode پہ اس کو کیا، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ تو جتنے بھی ہمارے Assets ہیں، جو بیرون ملک ہیں، جو امریکہ میں ہیں، جو US میں ہیں، ان کو تو آپ بیچ رہے ہیں، آپ کی گورنمنٹ ان کو بیچ رہی ہے، چاہے نیویارک میں ہوٹلز ہوں، چاہے وہ ہمارے Assets لندن میں ہوں، تو ان کو آپ نجکاری کر کے بیچ رہے ہیں اور پھر الزام ہم پہ لگاتے ہیں۔ دوسرا، یہ بار بار کہتے ہیں کہ Ninety two percent وفاق سے آتا ہے صوبے میں، تو میں اس کو ذرا Clarify کروں جناب سپیکر صاحب، یہ جو Ninety two percent آتا ہے، یہ وفاق ہمارے ساتھ کوئی اچھائی نہیں کرتا یا ہمیں کوئی خیرات نہیں دیتا، یہ تو ہمارے وہ محصولات ہیں جو فیڈرل ٹیکس پہ چلے جاتے ہیں اور پھر وہ اسی میں سے آدھے وہاں پہ ہڑپ کر لیتے ہیں اور پھر وہ ہمیں ایک چوتھائی حصہ بھی واپس نہیں کرتے، جس طرح گیس، جس طرح بجلی کی رائیلٹی، گیس کی رائلٹی، جس طرح میں آپ کو بتاؤں، میں منرل منسٹر تھا تو اس وقت فی بوری سیمنٹ جو ہے ناں، وہ ساڑھے چھ روپے تھا 19-2018 میں اور اس میں بھی چار سو (400) روپے فی بوری وہ وفاق ٹیکس لیتا تھا تو وہی پیسے ہیں، وہ تو ہمیں واپس نہیں دیتے، تو وہی پیسے جب واپس آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی خیرات ہمیں ملتا ہے، یہ خیرات نہیں ملتا، یہ ہمارے صوبے کے پیسے ہیں، وفاقی ٹیکسوں پہ چلے

جاتے ہیں پھر واپس ہمیں لیکن وہ ہمیں نہیں دیتا جس طرح چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمیں ابھی تک کتنے سو ارب روپے جو ہے ناں وہ وفاق کی طرف سے نہیں ملے، تو جناب، میں صرف یہی Clarification کر رہا تھا لیکن میرے خیال میں ہماری اپوزیشن اور ہمارے اپوزیشن لیڈر میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ حقائق کو سن لیں، وہ اس صوبے کے عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے لوگ بار بار کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم نے صوبے کے لئے کچھ کام نہیں کیا، اگر ہم نے یہاں پہ ڈیویلپمنٹ نہیں کی، یہ کہہ رہا ہے کہ کونسی یونیورسٹی بنائی ہے، پچھلی حکومت میں چھ یونیورسٹیاں سوات میں شروع ہو چکی تھیں، صرف سوات میں تو یہ کہہ رہے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ یہ جو بہترین Judgment کرتے ہیں لوگ جب ہم الیکشن میں چلے جاتے ہیں تو پھر الیکشن کا حال یہی ہوتا ہے کہ یہی ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو یہاں ٹریژری بینچ پہ بیٹھے ہیں، یہی ان کا رزلٹ ہے، یہی ان کا Judgment ہے اور اس صوبے کی روایت ہے کہ اس صوبے میں کبھی بھی کسی کو دوبارہ حکومت نہیں ملی کیونکہ کسی نے ایزی لوڈ کے نام پر حکومت کی تھی، کسی نے ایس ایم ایس کے نام پہ حکومت کی تھی لیکن واحد یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے کہ اس صوبے کے عوام ان کی کارکردگی پر، ان کی پرفارمنس تھی، جو صحت کارڈ ہے، جو سوات موٹروے، جو بی آر ٹی ہے ان چیزوں پہ، جو Solarization ہے، جو اگریکلچر ہے، جو جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس میں کام ہوا ہے، اس کے بدلے میں ان کو ووٹ ملا ہے اور یہ لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں اور یہ تو کہہ رہے ہیں کہ فارم سینتالیس والے، میں کہتا ہوں کہ یہ اپنے بھائی امیر مقام کا این اے کا حلقہ کھول دیں اور اس میں جو ہے ناں کہ وہ گیارہ ہزار ووٹوں سے ہارا ہے اور میرا حلقہ بھی کھول دیں تو ان شاء اللہ میرے ووٹ دس ہزار سے بڑھ جائیں گے اور یہ ہارا ہوا بندہ جو ان کا بھائی ہے جو وفاق میں منسٹر بن کر بیٹھا ہوا ہے، ان کا حلقہ ہے، یہ ان کو چیلنج دے دیں کہ اس کو کھول دیں تو پتہ چل جائے کہ کون جیتا ہے؟ شکریہ جناب۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ اکرام اللہ خان، اکرام اللہ غازی۔

<u>جناب اکرام اللہ:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۔

شکریہ جناب سپیکر، آج جی میری پہلی سپیچ ہے اس ایوان میں، سب سے پہلے میں اپنے مرشد جناب عمران خان صاحب کا شکر گزار ہوں، اس کے بعد اپنی پارٹی لیڈرشپ کا کہ مجھ جیسے ایک ورکر کو آج اسی ایوان میں پہنچایا اور یہ ساری بات، میرا یہاں تک پہنچنا اس بات کا غماز ہے کہ جو عمران خان نے Vision دیا نوجوان کو اور جب وہ کہا کرتے تھے کہ میرے ووٹرز ابھی بچے ہیں، چھوٹے ہیں تو آج الحمد للہ ہم بہت

سارے جوانوں کی صورت میں آج وہ پارلیمان میں بیٹھے ہیں۔یہاں پہ بہت ساری باتیں ہوئیں، ضمنی بجٹ کے حوالے سے میں اس کے اوپر اتنی تفصیلی بات نہیں کروں گا لیکن ایک دو چار نکات جو میرے دل کی آواز ہیں، جو میری سمجھ کے مطابق چیزیں ہیں، وہ آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ جناب سپیکر! 1862ء کے بعد سے جو منی بل کا Concept تاج برطانیہ نے ہمیں دیا، آج بھی ہم اس کے اوپر چل رہے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے جو ایوان میں بیٹھے ہیں، پارلیمنٹیرینز سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور میں ان کے ساتھ ان شاء اللہ ان کے ساتھ ہم ایک جگہ ہو کر اس کے خلاف اور اس کے Against ایک ایسی قانون سازی کریں کہ جو Interim PDM کی گورنمنٹ آئی، انہوں نے ہمارے صوبے کے عوام کا پیسہ غلط طریقے سے استعمال کیا، نوکریوں کی مد میں استعمال کیا، نوکریاں انہوں نے دیں جو ان کا قانونی حق نہیں بنتا، ان ساری چیزوں کے اوپر ہم نے کمیٹیاں تو بنانی ہی بنانی ہیں، سی ایم صاحب نے بھی کہا کہ ہم ان سے پوچھیں گے، انہوں نے جو گیارہ ارب روپے کی کرپشن کی، اس کے بارے میں بھی ہم پوچھیں گے لیکن ہمیں اس کے خلاف مستقبل میں اس سے بچنے کے لئے ہم نے قانون سازی کرنی ہے۔ جناب سپیکر! یہ قانون سازی جو سابق ادوار میں پاکستان بننے کے بعد بیوروکریسی نے ہمیں Copy paste کی صورت میں دی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر محترم، بیٹھ جائیں۔

<u>جناب اکرام اللہ</u>: بیوروکریسی نے جو پاکستان آزاد ہونے کے بعد جو بھی قانون سازی کی Copy paste کی صورت میں کی، یہ وہی بیوروکریسی ہے جنہوں نے ہمارے ساتھ نو (9) مئی کے بعد زیادتیاں کیں، میں اس ایوان اس فورم کے اوپر آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جتنے بھی آفیسرز ہیں ان کو OSD کیا جائے، شفاف انکوائری کمیشن بنایا جائے تاکہ آئندہ ایسا کوئی معاملہ نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر، جناب سپیکر، فارم پینتالیس کی بات تو میں نہیں کروں گا، پینتالیس کی بات میں نہیں کروں گا، میں وہ بات کروں گا جو اس پارلیمان کا استحقاق ہے، ہم اس چیز کو قطعاً نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے صوبے کی روایات کے خلاف انہوں نے کام کیا اور آج وہی لوگ پھر ان ہی سیٹوں پہ Enjoy کر رہے ہیں، Reshuffling ہو رہی ہے، جناب سپیکر، میں اپنے لیڈر کو یہ آنکھیں کیسے دکھاؤں گا کہ جس کے ورکروں کو انہوں نے گلی چوکوں اور چوراہوں میں دوڑایا، آج وہ Reshuffling کر رہے ہیں، اس بات کا میں قطعاً حامی نہیں ہوں، آفیسرز بہت ہیں، ہمیں معلوم ہے جو کرپٹ ہیں جو نہیں ہیں، آپ سب تمام ایوان والوں کو معلوم ہے،

میں اپنی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آیا اس اسمبلی میں، میں دوستیاں اور بھائی چارے بنانے کے لئے نہیں آیا اس اسمبلی میں، میں قانون کی عملداری چاہتا ہوں، اس صوبے میں، اور ان شاء اللہ ہم لائیں گے ان شاء اللہ۔ جناب سپیکر، اب میں ایک ایسے حلقے کی بات کر رہا ہوں، معذرت کے ساتھ ٹائم آپ کا ذرا زیادہ لوں گا کیونکہ پچھلے پانچ سال کا ٹائم بھی بقایا ہے میرا، میرے حلقے کا۔ جناب سپیکر! میں ایک ایسے حلقے سے Belong کرتا ہوں جہاں پہ ٹورازم کے بہترین پوائنٹس ہیں، جہاں پہ صوبے میں سب زیادہ گرینائٹ کی مائننگ کی جاتی ہے، جہاں پہ تربیلہ ڈیم میرے اجداد کی قبروں پہ بنا ہوا ہے، کچھ بھی ہم نے نہیں دیکھا، مائننگ کا کوئی اصول نہیں ہے، اس کے اوپر کوئی ٹیکس نہیں ہے، رائیلٹی ہمیں مل نہیں رہی ہے، ایک ہزار کروڑ میرے بقایاجات ہیں جناب سپیکر، ان چیزوں کو آپ اس پارلیمان کے ذریعے سے حل کروائیں گے، مجھے امید ہے ان شاء اللہ، مائننگ وہاں پہ ہو رہی ہے مصطفیٰ راے جو میرے علاقے میں دہشت گردوں کو لے آیا، اس کے نام پہ لیزیں ہوئیں، پھر کچھ آفیسرز اور بیوروکریسی نے لیزیں اپنے نام الاٹ کیں، بہت بڑا گند بنا ہوا ہے، میرے صوبے کا چپہ چپہ لیز شدہ ہے، یہاں پہ دو قسم کی لیزنگ ہوتی ہے، ایک Large scale اور ایک Small scale جناب سپیکر، دونوں کے اوپر ٹھیکیداریاں کی جا رہی ہیں، میرے صوبے کی جنگلات کو خراب کیا جا رہا ہے، ہمیں ریونیو نہیں ملتا وہاں سے، اور آخر میں میں بات کروں گا ٹورازم کے حوالے سے جناب سپیکر، جیسا آپ کا اور میرا ضلع بھی ایک ہے، وہاں پہ ٹورازم کے بہترین پوائنٹس ہیں اور وہاں پہ کوئی جا ہی نہیں سکتا، روڈز نہیں ہیں، انفراسٹرکچر نہیں ہے اور جو ہے وہ مائن والوں نے خراب کر دیا ہے۔ جناب سپیکر، مسائل بہت زیادہ ہیں، آپ کی سربراہی میں یہاں پہ ہمارے منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی سربراہی میں ان شاء اللہ ہم ان کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں اپنے حلقے کے عوام کا شکر گزار ہوں کہ مجھ جیسے ایک ورکر کو انہوں نے اس ایوان میں پہنچایا، ان شاء اللہ العزیز ان کے حقوق کی ٹھیک طریقے سے ان شاء اللہ ترجمانی کی جائے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب انور خان بات کر لیں، بیٹھ جائیں، پہلے انور خان، پہلے۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> نحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔

<u>جناب سپیکر:</u> انور خان، فضل الہیٰ خان کوئی ایک بات کرنا چاہتے ہیں، یہ سینیئر ہیں۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> جی۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ جو نگران حکومت گزری ہے، اس پہ میری Already Writ submit ہے ہائی کورٹ میں، تو میرے خیال میں جو اپنے ہمارے اخراجات ہیں، اس کو الگ کر دیں اور اس کو الگ کر دیں تو ٹھیک رہے گا کیونکہ Already جو بھی کیس Put in court ہوتا ہے، میرے خیال میں اس پہ تو یہ اگر آپ پاس بھی کریں گے، اللہ نہ کرے یہ غیر قانونی نہ ہو جائے، تو اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ میری کورٹ میں ایک صحت کارڈ پہ ہے، اگر ہیلتھ منسٹر صاحب ادھر ہیں تو جب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو کیس کیا ہوا ہے، اس کی ایک کاپی اسمبلی سیکرٹریٹ کو وہ Submit کر دیں۔

جناب فضل الہیٰ: اچھا۔

جناب سپیکر: تاکہ ہمارا Law wing اس کو دیکھ لے تو پھر ہم اس کے مطابق پھر ہاؤس کو ڈائریکٹ کر سکتے ہیں کہ یہ چیز جو ہے یہ Particular چیز یہ ہے، Sub judice ہے۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ ہو گیا ہے جی۔

جناب فضل الہیٰ: جی۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ، پوائنٹ آپ کا Complete ہو گیا۔

جناب فضل الہیٰ: یہ ہے، یہ غیر قانونی اور غیر آئینی حکومت کے خلاف ہائی کورٹ میں، کیونکہ جب بھی کوئی Caretaker آتا ہے تو وہ پہلے سے Adjust کرتا ہے، الیکشن کا پہلے اعلان کرتے ہیں کہ جی میں نے اس تاریخ کو الیکشن، اس کے بعد اپنی کیبنٹ بنانا ہے، آگے حکومت چلائیں، تو جو بھی ابھی ادھر پشاور میں بیٹھے ہیں وہ بھی سارے غیر قانونی ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، تھینک یو۔ جناب انور خان۔

جناب انور خان: نحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہِ الْكَرِيْمْ اَمَّا بَعْدْ۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

شکریه جناب سپیکر، د ټولو نه اول خو زه د الله پاک لاکھ لاکھ شکر ادا کوم چې سیکنډ ټائم زه عوامو منتخب کړمه او صوبائی اسمبلئ ته راغلے یم۔ د هغې نه پس زه د خپل مرشد قائد انقلاب د اسلامی دنیا عظیم قائد جناب عمران خان

صاحب شکریه ادا کوم چې په ما باندې ئے اعتماد اوکړو او ما له ئے د صوبائی اسمبلئ د الیکشن د پاره ټکټ راکړو او بیا زه د دیر اپر او خصوصاً د PK-13 د عوامو او د اورسیز پاکستانیانو انتهائی شکریه ادا کوم چې په مائے اعتماد اوکړو او دغه سیټ PK-13 اول ځل پاکستان تحریک انصاف ما له امانت راکړے دے او دا د خان صاحب امانت دے او ان شاء الله تعالیٰ د خان صاحب په خوله کښې لویدلے دے۔ *(تالیاں)* جناب سپیکر صاحب، ملا کنډ ډویژن یو پسمانده ډویژن دے او خاصکر اپر دیر یو پسمانده ضلع ده۔ پاکستان 1947ء کښې آزاد شوے وو او ملاکنډ ډویژن چې کوم درې ریاستونه وو، دیر سوات، چترال نو مونږه 1960ء کښې پاکستان کښې شامل شوی وو خو چې کله مونږ شاملیدو نو حکومت زمونږ سره دا وعده کړې وه چې دا ریاستونه چې مونږ ختموؤ نو دا ځکه ختموؤ چې دلته ترقیاتی کارونه نشته دے، دلته تعلیم نشته، دلته هسپتال نشته، دلته عوامو ته بنیادی سهولتونه نشته، نو مونږه به دا ریاستونه د ملک د نورو ضلعو په سطح راولو نو تاسو له به ترقیاتی کارونه درکړو۔ پرون نه هغه بله ورځ سپیکر صاحب، په ملاکنډ ډویژن کښې یو تاریخی شټل ډاؤن شوے دے او ټول ملاکنډ ډویژن، ټول بازارونه پهیه جام شوے دے او په اخبار کښې راغلی دی چې دا خلق مرکزی حکومت چې هلته کوم ټیکس لګول غواړی نو هغې ته هیڅ قسم حالاتو کښې مونږه جوړ نه یو، او چې کله هم که فرض کړه مرکزی حکومت دا کوشش اوکړو چې هلته ئے د ټیکس لګولو کوشش اوکړو نو د پاکستان تحریک انصاف ټول Elected Members به د خپلو عوامو سره اودریږی۔ جناب سپیکر صاحب، د بجټ حوالې سره زه خبره کوم، مونږه چې به مخکښې د خپلو حلقو نه راتللو او خلقو ته به مو وئیل چې زمونږه د بجټ سیشن دے، چې بجټ سیشن به ختم شو نو مونږ نه به د خپلې علاقې خلقو تپوس کولو چې په بجټ کښې تاسو خپلو حلقو له او ضلع دیر له څه راؤړی دی؟ جناب سپیکر صاحب، اولنے بجټ دے چې زمونږه دا حکومت، صوبائی حکومت ئے پاس کوی لیکن دا هغه بجټ دے چې کوم سازشونه د پاکستان تحریک انصاف د لیډرشپ خلاف، د پاکستان تحریک انصاف قائد جناب عمران خان صاحب خلاف شوی وو او نو(9) *مئی ایک بہانہ تھا، نشانہ عمران خان تھے*، دغه شان چې کوم بجټ چې مونږه پیش

کوؤ، داهم د هغه سازش یو برخه ده لیکن مونږه ته دا پته ده چې څنګه خان صاحب زمونږه تربیت کړے دے چې *لڑو، مت ڈرو، مت جھکو*، نو ان شاءاللّٰه تعالیٰ مونږ د خپل حکومت سره ټهیک ټهاک په دې کښې ولاړ یو او دابجټ به د دوئ دا سازش به ناکام کوؤ او دا بجټ به پاس کوؤ لیکن سپیکرصاحب، دابه مې درخواست وی چې دې بجټ باندې د پاس کوم بجټ لیکلے شوے دے ،کاش که نن د دې نوم بجټ نه وے او دا د پی ډی ایم چې کومه ډاکه ده یا د پی ډی ایم لوټ مار د دې د پاسه دا لیکلےشوے وے او په پاس کولو کښې به زمادا Submission وی جناب سپیکرصاحب، چې یو پاس کولو سره به لفظ Under protest, under protest لفظ دې دې سره اولګولے شی په پاس کولو کښې او دویم عرض مې دا دے چې کوم ترقیاتی بجټ په نوم باندې کوم لوټ مارشوے دے یا کومه بهرتی شوې ده، هغه کسان دې فوراًبرخاست کړے شی، کوم چې بهرتی شوی دی په دغه دور کښې او کوم بجټ چې دوئ د ترقیاتی بجټ په نوم باندې کوم لوټ مار کړے دے ، د دې د پاره دې یو Hi-Fi Commission مقرر کړے شی چې د هغې تحقیقات اوشی چې دا پیسې دوئ په کوم مد کښې خرچ کړې دی؟ جناب سپیکر صاحب، زمونږه اصل بجټ چې کوم حقیقی بجټ دے او زه د خپل وزیر اعلیٰ صاحب انتهائی شکریه اداکوم او دا به زماخوش قسمتی وه چې نن زمونږه سی ایم صاحب هم راغے او هغوی د راتلونکی بجټ باره کښې اووئیل۔ زمونږ ضلع ضلع اپر دیرد پاکستان د ټولو نه بنائسته ضلع ده، زمونږ سره د ټورازم په مدکښې هغه مقامات دی چې هغه په نور پاکستان کښې نشته، زمونږ سره کمراټ دے ، زمونږ سره لورئی دره ده، زمونږ سره صمد شاهی ده، زمونږسره بابوسر ټاپ دے ، زمونږسره براول دے ، زمونږ سره جهاز بانډه ده، هغه مقامات دی، چونکه ملاکنډ ډویژن او خاصکر دیراپر یو پسمانده ضلع ده، جناب سپیکر، زما به دا درخواست وی چې دټورازم په مد کښې دې دیر ته خصوصی توجه ورکړے شی۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: *جناب انور خان صاحب،Windup کریں تاکہ پھر یہ وزیر خزانہ کوئی بات کر سکیں۔*

جناب محمد انور خان: بس دوه خبرې کوم۔ جناب سپیکر صاحب، اٹهارهویں ترمیم کښې، چې کله اٹهارهویں ترمیم منظوریدو نو Tax on services, tax on

services په هغې کښې صوبو ته ملاؤ شوے وو، جناب سپیکر صاحب، په دې وخت کښې صدر د سندھ نه دے، هغوی هر هفته کښې په کراچئ کښې ناست وی، مرکزی محکمې رابلی، وزیر اعظم د پنجاب دے، هغه هر هفته لاهور ته ځی او مرکزی محکمې د ځان سره بوزی او زمونږه چې ځومره Financial institutions دی، هغه که بینکس دی، هغه که آئل کمپیانې دی، د تمام بینکونو هیډ آفسز په کراچئ کښې دی، سی پورټ په کراچئ کښې دے، زمونږه ځومره مالیاتی ادارې چې دی د هغې هیډ آفسزپه کراچئ کښې دی، لهذاپه کراچئ کښې کوم سروسزدی او زمونږ سره جې یو بارډر دے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انور خان صاحب، بس کریں ناں۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> چې زمونږ سره په دیر کښې بهترین بارډر راسره دے، مونږ ته د بارډر کهلاؤ کړے شی او زمونږه سپیکر صاحب، اخری عرض کوم، صرف دوه خبرو د پاره چې زمونږ سره سی ایم صاحب وعده اوکړه، زمونږ سره چې کوم زمونږه Main کوم کارونه وو چې کوم زمونږ نه پاتې شوی دی، په هغې کښې جی دیر موټړ وےده، په هغې کښې کیډټ کالج دیردے، په هغې کښې انجینئرنگ یونیورسټی ده، په هغه کښې د دیرټاؤن د اوبو سکیم دے، په هغې کښې Gravity scheme دیرد پاره دے او زمونږه دیر فلډ وهلے دے سپیکر صاحب، په دغه مد کښې به۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ انور خان، بہت شکریہ۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> چې کوم ایم اینډ آر باندې سر، کوم کټ لګولے شوے دے نو هغه او نه لګولے شی او د هغې سره سره چې کوم فلډ کښې مونږ ته کارونه شوی دی، هغه دې مونږ ته اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ئے کړه کنه۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> بس جی مونږه دا غواړو چې په ایم اینډ آر دې کټ اونه لګولے شی جی۔ جناب سپیکر ډیره مننه۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Finance and Law.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون وخزانہ): نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ اپوزیشن کی طرف سے کافی تنقید کی گئی، یہ سپلیمنٹری بجٹ 23-2022 ہے جو کہ اکثر اوقات سپلیمنٹری بجٹ اس صورتحال میں پیش کیا جاتا ہے جب تخمینہ لگایا جاتا ہے نارمل بجٹ کے حوالے سے، اس میں کوئی Changes آجاتی ہیں، Revise ہوجاتا ہے، نظرثانی کی جاتی ہے، کچھ Estimations میں Cost escalate ہو جاتی ہے، Cost بڑھ جاتی ہے، اس طرح کی کافی چیزیں ہیں، میں مثال دوں گا کہ ایک چیز کا بجٹ میں سو روپے Estimate لگایا جاتا ہے لیکن بعد میں وہ Estimate ایک سو پچاس (150) روپے ہو جاتا ہے کسی بھی وجہ سے۔ جناب سپیکر، اپوزیشن لیڈر کی طرف سے میں سیاسی باتوں اور سیاسی تنقید کا زیادہ تر جواب نہیں دوں گا کیونکہ میں نے Previously بھی 24-2023 کے جو ناکردہ گناہ کے ہم بجٹ پاس کر رہے تھے، Majority time Caretaker گزار کر چلا گیا، تو اسی طرح میرے اپوزیشن لیڈر صاحب کو میرے خیال میں یہ معلوم نہیں تھا، وہ اپنی تقریر میں یہ کہہ کر گئے ہیں کہ 'کیئر ٹیکر حکومت' آٹھ ماہ کیلئے تھی، جناب سپیکر، میں ان کی انفارمیشن کیلئے کہتا چلوں کہ 'کیئر ٹیکر حکومت' جنوری 2023 سے تیرہ ماہ گزار کر چلی گئی، آٹھ ماہ نہیں بلکہ تیرہ ماہ گزار کر چلی گئی، آٹھ ماہ اس Current financial year کے وہ گزار کر چلی گئی اور تقریباً چھ ماہ یعنی جنوری سے 30 جون 2023 تک Previous financial year میں وہ گزار کر چلی گئی جناب سپیکر۔ اور جناب سپیکر، یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ 'کیئر ٹیکر حکومت' اصل میں 'کیئر ٹیکر حکومت' نہیں تھی بلکہ پی ڈی ایم میں موجود یہ تمام تر جتنی بھی پارٹیاں ہیں ماسوائے پاکستان تحریک انصاف کے، انہی کی ممبرشپ تھی، انہی کی نمائندگی تھی 'کیئر ٹیکر حکومت' میں، تو جناب سپیکر، وہ بھی جس طرح 24-2023 کا فنانشل بجٹ تھا اس 23-2022 کے ضمنی بجٹ کا بھی زیادہ تر وقت جو ہے وہ ہماری 'کیئر ٹیکر حکومت' کے کارنامے ہیں جناب سپیکر، لیکن جناب سپیکر، میں نے پچھلی تقریر میں بھی یہی بتایا کہ چونکہ ہماری مجبوری ہے، ہم نے نظام کو چلانا ہے اور عوام کے وسیع تر مفاد میں ہم نے یہ بجٹ بھی پاس کرنا ہے کیونکہ ہم نے سسٹم چلانا ہے لیکن سپلیمنٹری جتنے بھی اخراجات بڑھیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ 23-2022 کے Financial year میں مہنگائی، Inflation میں بھی کافی زیادہ اضافہ

دیکھنے کو ملا،اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے نرخ بھی کافی زیادہ،چونکہ پی ڈی ایم حکومت تقریباً اٹھارہ ماہ گزار کر چلی گئی تھی اور انہی کا دور تھا تقریباً، تو بجلی کے ریٹس بھی بڑھے، اگر ہم اسی سپلیمنٹری بجٹ میں پبلک ہیلتھ کے جو سپلیمنٹری گرانٹس اٹھا کر دیکھیں تو اس میں زیادہ تر وہ پیسے ہیں جن سے پبلک ہیلتھ کے بجلی کے بلز بڑھے، یوٹیلٹی بلز میں اضافہ ہوا، تو جناب سپیکر، اسی طرح فلڈ کی وجہ سے کافی تباہی آئی، اس کے حوالے سے بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ کو پیسے دیئے گئے، اس کے ساتھ ساتھ Inflation کی وجہ سے جیلخانہ جات، ان کے باقی اخراجات کے ساتھ ساتھ راشن چونکہ راشن کی جو Utilities ہیں، اس میں بھی ان کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا، تو اس مد میں بھی کافی ریٹس بڑھے، تو جناب سپیکر، میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ یہ سپلیمنٹری بجٹ 2022-2023 کا یہ بھی ایک Formality ہے کیونکہ ایک حکومت جب Estimate لگا لیتی ہے صوبائی حکومت تو بعد میں وفاق سے یا زیادہ یا کم پیسے آجاتے ہیں PSDP کی مد میں، اسی طرح Foreign added projects کی مد میں، اسی طرح باقی بھی اور بھی پراجیکٹس کی مد میں یا ٹیکسیشن کی مد میں ہمیں جو ہماری رائیلٹی یا وہ حصہ ہے، وہ ملنا تھا، تو جو Pledges ہمارے ساتھ ہوتے ہیں تو اس Estimation کی بنیاد پہ ایک جنرل بجٹ تیار کیا جاتا ہے لیکن بعد میں وہ وعدے پورے نہیں ہوتے یا وعدوں سے زیادہ کبھی کبھار Recovery ہو جاتی ہے، تو جناب سپیکر، سپلیمنٹری بجٹ پھر پیش کرنا پڑتا ہے، اس لئے میں معزز ایوان کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا اور میں چاہتا ہوں کہ ہم یہ کارروائی تقریباً جلد سے جلد ختم کریں کیونکہ ہم نے اصل بجٹ ان شاء اللہ نزدیک ہی کچھ دنوں میں دینا ہے، اسی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ان شاء اللہ جس طرح ہمارے چیف منسٹر صاحب نے بات کی تو اس میں ان شاء اللہ ہم اپنا پروگرام دیں گے، صوبائی حکومت اور ہمارے چیف منسٹر صاحب اپنا Vision دیں گے، اپنی پالیسی دیں گے، تو اس حساب سے ان شاء اللہ ہمارا یہ پانچ سالہ دور ان شاء اللہ یہ خیبر پختونخوا کا ایک تاریخی دور ہوگا، یہ اسی دعا کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔

The sitting is adjourned till 2:00 pm, Monday, 20th May, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 مئی 2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)